REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۵ — شمارہ ۲۴

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- بشارت احمد حیدر، تشکیل احمد طاہر

شرح چندہ: سالانہ ۳۶ روپے، ششماہی ۱۸ روپے، ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲۰ روپے، فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ر احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق حضور پُر نور لندن میں بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اور مہماتِ دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمدللہ۔ احبابِ جماعت اپنے پیارے امام ہمام کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ——— ● — محترمہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت بوجہ پیرانہ سالی کمزور چلی آ رہی ہے۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں ——— ● — مقامی طور پر محترم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ قادیان مع درویشانِ کرام و جملہ احبابِ جماعت خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ ——— ● — رمضان المبارک میں درس القرآن کے تسلسل میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے آخری تین دن درس دینے کی سعادت حاصل کی۔ ۲۹ر رمضان کو ختمِ قرآن کے بابرکت موقعہ پر جبکہ احباب و خواتین مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے محترم امیر صاحب مقامی نے ملک کے طول و عرض اور بیرونی ممالک سے موصول ہونے والی درخواست ہائے دعا کے اعلانات کے بعد لمبی اور پُر سوز اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے دن یعنی مورخہ ۹ر جون کو قادیان میں عید الفطر منائی گئی۔ محترم امیر صاحب مقامی نے نمازِ عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ تفصیل حسبِ ارشاد اللہ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔

۴ر شوال ۱۴۰۶ھ — ۱۲ر احسان ۱۳۶۵ ہش — ۱۲ر جون ۱۹۸۶ء

Ahmadiyya Markazi — Receipt No 151 — Date 19/6/86 — Qadian

شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"یہ بھی یاد رکھو کہ یہی شہادت نہیں کہ ایک شخص جنگ میں مارا جائے بلکہ یہ امر ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہتا ہے اور اس کے لئے ہر دُکھ اور مصیبت کو اٹھانے کے لئے مستعد رہتا ہے اور اُٹھاتا ہے وہ بھی شہید ہے۔ شہید کا مقام وہ مقام ہے جہاں وہ گویا اللہ تعالیٰ کو دیکھتا اور مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ہستی، اُس کی قدرتوں اور تصرفات پر وہ اس طرح ایمان لاتا ہے جیسے کسی چیز کو انسان مشاہدہ کر لیتا ہے۔ جب اس حالت پر انسان پہنچ جاوے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان دینا کچھ بھی مشکل نہیں ہوتا بلکہ وہ اس میں راحت اور لذت محسوس کرتا ہے۔ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص نہ مرا اللہ کی راہ میں اور نہ تمنا کی، مر گیا وہ نفاق کے شعبہ میں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کامل مومن نہیں ہوتا جب تک اللہ کی راہ میں مرنا دُنیا کی زندگی سے وہ مقدم نہ کرے .... پس یہی وہ امر ہے جو میں اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتا ہوں کہ اُن میں صحابہؓ کا نمونہ قائم ہو .... مَیں یقیناً جانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم میں وہ تخم بویا گیا جو صحابہؓ میں بویا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنے فضل کرے گا ..... مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میرے نزدیک عیسیٰ یا موسیٰ کا دعویٰ حقیقت نہیں رکھتا۔ اصل غرض تو یہ ہے کہ مَیں مقامِ رضا حاصل کرنا چاہتا ہوں اور یہی سب کو کرنا چاہیئے۔ یہ اُس کا فضل اور محض فضل ہے کہ وہ اپنے انعامات سے حصّہ دے۔ اور اس کے حضور کوئی کمی اور اس کی ذات میں کوئی بخل نہیں .... اگر انبیاء و رُسل کے انعامات کو حاصل نہیں کر سکتا تو پھر دُنیا میں آنے سے اس کا کیا فائدہ اور کیا حاصل؟ خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدہ کرنے والوں اور راستبازوں کی ساری اُمیدوں کا خون ہو جاوے۔ اور وہ تو گویا زندہ ہی مر جاویں۔ مگر نہیں ایسا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص پر وہی انعام کر سکتا ہے جو اس نے اپنے برگزیدہ بندوں پر کئے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ اس قسم کا دِل اور اخلاص لے کر اُس کے حضور آؤ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۳ تا ۸۵)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ 18-19-20 فتح (دسمبر) ۱۳۶۵ ہش / ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔

احباب اس عظیم رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس رُوحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

الداعی

ناظر دعوۃ و تبلیغ

صدر انجمن احمدیہ قادیان

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ، صاف پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۲ر احسان ۱۳۶۵ ہش

مقامِ شہادت

خونِ شہیدانِ اُمّت کا اَے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے پھول پھل جائے گی پھول پھل لائے گی
(خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ)

روحانیت کے میدان میں کوشش کرنے والوں، جہاد کرنے والوں کے لئے قرآن کریم نے چار قسم کے انعامات کا وعدہ دیا ہے۔ چنانچہ سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ٥ (آیت: ۷۰)

ترجمہ:۔ اور جو (لوگ بھی) اللہ اور اِس رسولؐ کی اطاعت کریں گے وہ اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین (میں) اور یہ لوگ (بہت ہی) اچھے رفیق ہیں۔

جماعتِ احمدیہ کا دیگر مسلمانوں کے ساتھ اِس آیت کی تفسیر میں بنیادی اختلاف ہے۔ عام مسلمانوں کے نزدیک اِس آیت سے مُراد یہ ہے اُمّتِ محمدیہ کے افراد کو ایسے انعام یافتہ خوش نصیبوں کی صرف ہمراہی اور معیت حاصل ہو جائے گی۔ ورنہ عملاً کوئی اِن انعامات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ حالانکہ امرِ واقعہ اِس نظریہ کی تردید کر رہا ہے۔ کیونکہ اُمّتِ محمدیہ میں بفضلہٖ تعالیٰ کروڑوں صلحاء اور ہزاروں شہداء اور صدیق ہوئے جس کا سب کو اعتراف ہے۔ پھر ایک وہ اُمّتی بھی ہوا جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی تراش مُہرِ نبوت نے بالفعل نبی بنایا۔ لیکن چونکہ عام مسلمانوں کے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے (اگرچہ پھر خود ہی حضرت عیسیٰؑ کے استقبال کے لئے یہ دروازہ کھول بھی رہے ہیں) اِس لئے اِس ایک غلط فہمی نے اُن کے لئے صالحیت، شہادت اور صدیقیت کے انعامات کی بازیابی کو بھی امرِ محال بنا دیا ہے۔ گویا مذکورہ آیت کی تفسیر میں ایک ہی مکتبِ فکر رکھنے والے گروہ نے دو متضاد نظریے قائم کر لئے۔ پہلا یہ کہ اِس آیتِ کریمہ میں جن انعامات کا وعدہ دیا گیا ہے وہ کسی مسلمان کو بالفعل نہیں مل سکتے بلکہ ایسے انعام یافتہ خوش نصیبوں کے ساتھ صرف معیت کا وعدہ دیا گیا ہے۔ اِس لئے اُمّتِ محمدیہ میں سے کوئی اُمّتی بالفعل انعامِ نبوت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اِس کے ساتھ ساتھ دوسرا نظریہ بھی مُسلّم ہے کہ اِس آیت میں دیئے گئے وعدے کے مطابق اُمّتِ محمدیہ میں کئی خوش نصیب افراد بالفعل صالح بھی ہوئے شہید بھی ہوئے اور صدیق بھی بنے۔۔۔۔!

لیکن جماعتِ احمدیہ جو تفسیر کرتی ہے اور جس پر گزشتہ تمام جلیل القدر بزرگان اور آئمہ اتفاق کرتے ہیں اِس میں کوئی تضاد نہیں پایا جاتا۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا اعلیٰ اور ارفع مقامِ روحانیت کا عطا فرمایا گیا کہ اس سے بڑھ کر تو دُور کی بات ہے اس کے برابر بھی کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بھی نہیں کہ آپ نے آکر روحانی انعامات کے دروازے کو ہی بند کر دیا ہے۔ نہیں، بلکہ پہلے سے بڑھ کر وسعت کے ساتھ کھول دیا ہے۔ اگر گزشتہ انبیاء کی پیروی سے اُن کے متبعین صالح، شہید اور صدیق بن سکتے تھے تو ہمارا پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار، اِن تین انعامات کے علاوہ چوتھے انعام، انعامِ نبوت سے بھی سرفراز فرما سکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ہو آپ کا اُمّتی، آپ کا عاشقِ صادق، آپؐ کی پیروی اور غلامی میں اپنے آپ کو گم اور فنا کرنے والا۔۔۔ پس یہی وہ معنے ہیں جو ہر قسم کے تضاد اور اشتباہ کو دُور کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیر الرسل اور اُمّتِ محمدیہ کو خیرِ اُمّت ثابت کرتے ہیں۔

آج جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ابھی ایک صدی بھی پوری نہیں ہوئی کہ اُس خیر الانام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے روحانی فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام کی پیروی کی برکت سے صالحیت کے مقام سے ترقی کرتے جماعت شہادت کے انعامات کو حاصل کر رہی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابھی چند سال قبل اپنے شروع زمانہ خلافت ہی میں یہ خوشخبری سُنا دی تھی کہ لازماً صالحیت کے بعد شہادت کے مقام پر جماعت نے فائز ہونا ہے ۔۔۔ سو الحمد للہ کہ آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ ایمان افروز نظارے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت کے جوان، بچے، عورتیں اور بوڑھے راہِ مولیٰ میں اپنے متاعِ عزیز دین اسلام کی اساس کلمہ طیبہ کی حفاظت اور خانۂ خدا کی آبادی کی خاطر نہ صرف جذبات و احساسات کی، مال کی، عزتوں کی، ہجر و فراق کی بلکہ جانِ عزیز تک کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کر رہے ہیں۔ پہلے ہی پاکستان میں درجن سے زائد احمدی شہید کئے جا چکے ہیں۔ اور بعض نہایت تکلیف دِہ قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کئے گئے ہیں اور ابھی حال ہی میں سکھر میں مزید دو افرادِ جماعت کو شہید کر دیا گیا ہے۔

جماعت کے جوش اور جذبۂ قربانی کا یہ عالَم ہے کہ بعض ذمّہ دار عہدیدارانِ جماعت ضرورت سے زیادہ احتیاط کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو قربانیوں کے میدان میں کودنے سے روکتے ہیں تو وہ امامِ وقت کو لکھ رہے ہیں کہ ہمیں کیوں قربانیوں سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ اور پھر اُن کو بھی اپنے دِل کے ارمان نکالنے کے مواقع نصیب ہو رہے ہیں۔

پس وہ کوئی اَور ہوں گے جو یہ انعامات بالفعل حاصل کئے بغیر چوری چھپے انعام یافتہ لوگوں کی قطار میں گھسنے کی کوشش کریں گے۔ اور بالآخر نگران فرشتے اُن کو دھکے دیکر نکال دیں گے۔ لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام تو وہ ہیں جو بالفعل اِن انعامات کو حاصل کر کے خدائی وعدہ کو اپنے حق میں پُورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ آج دُنیا کے پردے پر کوئی جماعت ایسی پیش نہیں کی جا سکتی جس کو الٰہی جماعت ہونے کا دعویٰ ہو۔ اور جو دُنیاوی اور سیاسی اغراض سے قطعتاً بے نیاز ہو کر محض خُدا کی خاطر اور اپنے دین و ایمان کی حفاظت کے لئے اِس طرح قربانیاں پیش کر رہی ہو جس طرح آج جماعتِ احمدیہ پیش کر رہی ہے۔ اگر اَور کوئی صداقت کا نشان مخالفوں کو نظر نہیں آتا تو استقامت کا یہی نشان اُن کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ ع

اِک نشاں کافی ہے گر دِل میں ہو خوفِ کردگار

شہادت کا اسلامی فلسفہ سمجھنے کے لئے حضور انور کا ۵ ارمئی ۱۹۸۶ء کا خطبہ جمعہ جو اسی اشاعت کی زینت بنایا جا رہا ہے بغور مطالعہ کرنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ — محمد انعام غوری قائم مقام ایڈیٹر

معذرت

بدر کی اشاعت مجریہ ۱۰ اراپریل ۸۶ء کے صفحہ ۳ پر مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر کے نام سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک مکتوب شائع ہُوا ہے نیز یکم مئی ۸۶ء کے صفحہ ۸ - ۹ پر اسیران راہِ مولیٰ اور اُن کے بعض اقرباء کے نام لکھے گئے حضور انور کے مکتوبات شائع ہوئے ہیں۔
یہ مکتوبات محض ذاتی نوعیت کے تھے۔ لیکن ادارہ بدر کی غلطی سے بلا اجازت شائع ہو گئے ہیں لہٰذا ادارہ بدر سیدنا حضور انور کے اِن ذاتی نوعیت کے خطوط کی اشاعت پر معافی کا خواستگار ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔ آمین۔
(قائم مقام مُدیر)

احمدی کی شان

جو شمعِ محمدؐ پر ہیں فِدا، کیا شان ہے ان پروانوں کی
پیغامِ محبت پہنچانا، خصلت ہے صحیح انسانوں کی

جو امن کی راہ کے غازی ہیں، اللہ انہیں سے راضی ہے
پنجوقتہ نماز اور روزہ ہی تو جان ہے اِن مستانوں کی

ہر خوف سے بالکل عاری ہیں، اسلام پہ دل سے واری ہیں
شیطاں پہ ہر دم بھاری ہیں، یہ شان ہے ان دیوانوں کی

مہدیؑ کو جنہوں نے مانا ہے، تسبیح کے روشن دانے ہیں
اِس نظم اور ضبط کے کیا کہنے، پہچان ہے یہ دُرِدانوں کی

یہ صبر و ثبات کے پیکر ہیں، تسلیم و رضا کے خوگر ہیں
یہ ایسے اعلیٰ گوہر ہیں، کیا آن ہے اِن انجانوں کی

کلمے کی حفاظت کی خاطر، یہ جامِ شہادت پیتے ہیں
یہ خاص سعادتمندی ہی، پہچان ہے اِن فرزانوں کی

زِنداں کی صعوبت سہتے ہیں، یہ کلمۂ شہادت کے عاشق
اِک روز ملے گی ان کو ہی مفتاح بلند ایوانوں کی

یہ جَور و جفا یہ ظلم و ستم اے فرعونو! اب ترک کرو
خود خاک میں ملتی دیکھو گے جو شان ہے ان ایوانوں کی

اَب ظلم و ستم ہے حد سے بڑھا، اَے مالکِ کعبہ دوڑ کے آ!
اِک بار وہی پھر جلوہ دِکھا، رکھ لاج مرے ارمانوں کی

محتاجِ دُعا:- میر عبدالرحمٰن بارہ پورہ، کشمیر

خطبہ جمعہ

شہادتیں ہمارے جذبے کو کمزور کرنے کی بجائے ہمارے جذبے کو اس شان سے آگے بڑھائیں گی اور ہمیشہ آگے کا قدم پہلے سے بڑھ کر پہنچتی چلی جائیں گی

کوئی خوف نہیں ہے جو ہمیں اس راہ سے پیچھے ہٹا سکے کوئی غم کا ایسا تصور نہیں جو ہمارے پائے ثبات میں لغزش پیدا کر سکے

خدا کی رحمتوں اور فضلوں کا یہ ایک سلسلہ ہے جب تک وہ چاہے ہم حاضر ہیں اے خدا! ہم حاضر ہیں!

Markaz
Date
Qadian

۱۱ر مئی ۸۶ء کو سکھر میں ہونے والی دو شہادتوں اور مسجد احمدیہ کوئٹہ پر مخالفین کے حملہ اور احمدیوں کی طرف سے خانہ خدا کی حفاظت کی کوشش کا ایمان افروز تذکرہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۶ر ہجرت ۱۳۶۵ ہش مطابق ۱۶ر مئی ۱۹۸۶ء کو بمقام مسجد فضل لندن جو روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (قائم مقام مدیر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیات قرآنی کی تلاوت فرمائی:-

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىھُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا ھُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ڛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِيْمَانًا ڰ وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْھُمْ سُوْۗءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ (آل عمران: ۱۷۰ تا ۱۷۵)

اور پھر فرمایا:-

احباب جماعت کو پاکستان سے آنے والی دو خبروں سے اطلاع مل چکی ہوگی۔ ایک تو سکھر سے تعلق رکھتی ہے جس میں ہمارے دو نہایت ہی پیارے اور مخلص بھائیوں کو، ان میں سے ایک کا نام قمر الحق تھا اور یہ ہمارے امیر ضلع نجم الحق صاحب کے چھوٹے بھائی تھے اور ایک اور مخلص نوجوان خالد سلیمان کو ۱۱ر مئی ۱۹۸۶ء کو سکھر میں شہید کر دیا گیا۔

اور دوسری خبر کوئٹہ سے تعلق رکھتی ہے کہ وہاں پولیس کی معیت میں ایک ہزار ڈیڑھ ہزار کے مجمع نے مسجد احمدیہ کوئٹہ پر حملہ کیا اور باوجود اس کے کہ علماء بہت پہلے سے اپنے ارادوں کو کھلم کھلا ظاہر کر چکے تھے اس کے باوجود حکومت نے نہ صرف یہ کہ روکنے کی کوشش نہیں کی بلکہ عملاً ان کا ساتھ دیا۔ پولیس کی معیت میں وہ مسجد کے قریب تک پہنچے۔ پولیس کی نگرانی میں انہوں نے پتھراؤ کیا۔ پانچ احمدی زخمی ہوئے اور باوجود اس کے کہ پولیس کی طرف سے ادنیٰ بھی مزاحمت نہیں کی گئی ... جب کوئی احمدی نوجوان زخمی ہوتا تھا تو اس شدت اور جوش کے ساتھ مسجد

نعرہ ہائے تکبیر سے

گونج اٹھتی تھی کہ اس کے رعب سے وہ مجمع دوڑ کے پیچھے ہٹ جاتا تھا۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنے زور سے مسجد پر قبضہ نہیں کر سکے تو پولیس کے جو بھی وہاں افسران تھے انہوں نے اور ڈی سی (D.C) نے امیر صاحب کوئٹہ کو یہ پیغام بھجوایا کہ اب آپ کے لئے بہتر ہے ... آپ مسجد کو خالی کر دیں اور ان کے حوالے کر دیں یا پھر آپ تیار ہو جائیں اس بات کے لئے کہ ہم ان کو کھلی چھٹی دے دیں جس طرح چاہیں آپ پر حملہ آور ہوں لیکن ہم آپ کو متنبہ کرتے ہیں کہ آپ میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچے گا اور تیسری صورت یہ ہے کہ حکومت زبردستی آپ سے مسجد خالی کروائے، ۱۴۴ لگائے اور اس کا عذر رکھ کے آپ سب کو قید کرے اور مسجد خالی کر کے پھر جو چاہے سو کرے۔ امیر صاحب نے بعد مشورہ دوستوں سے جو اس وقت حاضر تھے ان کو جواب دیا کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہم مسجد اپنے ہاتھ سے کسی کے سپرد کر دیں اس کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ قطعاً یہ وہم ہی دل سے نکال دو۔ جہاں تک دوسری صورت کا تعلق ہے ہمیں قبول ہے۔ تم پہلے بھی کونسی ہماری حفاظت کر رہے ہو تم بیچ میں سے ہٹ جاؤ اور ان کو آنے دو جو چاہیں کریں۔ جتنی چاہیں ہمیں قربانی دینی پڑے ہم مسجد کو ان لوگوں کا ہاتھ نہیں لگانے دیں گے۔ اور موت سے ہمیں تم کیا ڈراتے ہو ہم تو پہلے اسی نیت کے ساتھ تیار ہو کے مسجد میں آئے تھے اور جہاں تک تیسری صورت کا تعلق ہے اس میں ہمیں اختیار ہی کوئی نہیں ہے ہم سے پوچھتے کیا ہو۔ یہ تو ظلم ہے کہ اپنا جبر چلانا ہے اور ہم سے پوچھتے ہو کہ جبر چلائیں کہ نہ چلائیں۔ پھر وہی جبر انہوں نے دینی حرکت کی جو آخری صورت میں انہوں نے پیش کی تھی اور ان سب کو قید کر کے تھانے میں پہنچا دیا اور مسجد کو مقفل کر کے سیل کر دیا گیا اور یہ جو سب واقعہ ہوا

حیرت انگیز انصاف

کہ حملہ آوروں میں سے کسی کو قید نہیں کیا گیا۔ پتھراؤ کرنے والوں میں سے کسی کو پکڑا نہیں گیا اور جن کی مسجد پر پتھراؤ ہوا جو مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے تھے وہ تو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کر رہے تھے اور جو ... میں اکٹھے ہو کر گندی گالیاں دیتے ہوئے خدا کے گھر پر حملہ آور ہو رہے تھے وہ عین قانون کے مطابق کام کر رہے تھے۔ تو قانون کے سارے انداز بگڑ چکے ہیں، وہاں قانون کے تیور بدل چکے ہیں اور جس چیز کو اب وہاں قانون کہا جاتا ہے وہ عام دنیا کی اصطلاح میں اور معمولی عقل رکھنے والوں کی اصطلاح میں بھی لاقانونیت ہے۔

بہرحال یہ واقعہ بھی گو ... ان دونوں سے متعلق قرآن کریم کیا نصیحت فرماتا ہے اس سلسلے میں میں نے ان آیات کا انتخاب کیا تھا جو ابھی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں اور ایک ہی تسلسل میں قرآن کریم نے ایک تو شہادت کے مضمون کو بھی بیان فرما دیا ہے اور ان لوگوں کے حال کو بھی کھول کے رکھ دیا ہے جن کو ڈرایا جاتا تھا کہ تم پر حملہ آور ہونے والے ہیں تمہارے لئے خطرات لاحق ہو رہے ہیں اپنے دین سے اپنے موقف سے ہٹ جاؤ۔

سب سے پہلے تو قرآن کریم یہ عظیم الشان اعلان فرماتا ہے

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ

عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ کہ تو ہرگز یہ گمان نہ کر کہ جو خدا کی راہ میں قتل ہوئے وہ اموات ہیں ... مر رہے ہیں۔ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اللہ کے حضور رزق دیئے جاتے ہیں۔

فَرِحِيْنَ بِمَاۗ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

وہ بہت خوش ہیں اُن چیزوں کو دیکھ کر، اُن نعمتوں کو دیکھ کر جو اللہ تعالیٰ نے اُن کو عطا فرمائی ہیں۔ اللہ کے بے شمار نازل ہونے والے فضلوں سے وہ بہت ہی خوش ہیں اور صرف خود اپنے بارے ہی میں خوش نہیں

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ

وہ تو اُن لوگوں کی بھی راہ دیکھ رہے ہیں خوشیوں کے ساتھ، جو ابھی ان سے نہیں ملے اور اس راہ میں اُن سے ملنے والے ہیں یعنی وہ جو دنیا میں پیچھے رہ گئے اور ابھی شہید نہیں ہوئے لیکن اللہ نے ان کو علم دیا کہ وہ شہادت کا رتبہ پانے والے ہیں ان کے متعلق غم کی بجائے وہ خوشیاں محسوس کر رہے ہیں اور بڑی خوشی سے اُن کا انتظار کر رہے ہیں۔ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور یہ ان کی زبانوں پر یا ان کے جو بھی کیفیت ہے اُن کے دلوں کی، ان کے وجودوں کی، ان کے اندر سے یہ آوازیں نکل رہی ہیں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ یہ ہمارے بھائی جو آنے والے ہیں یا پیچھے رہ گئے ہیں ہم سے ان کے لئے کوئی خوف اور کوئی

حُزن کا مقام نہیں

کوئی غم کا مقام نہیں يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَسْتَبْشِرُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وہ اللہ کی نعمتوں کی وجہ سے جو نعمت خدا نے نازل فرمائی ہے خوش ہیں۔ وفضل اور اللہ کے فضل کی وجہ سے خوش ہیں وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اس وجہ سے خوش ہیں کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں فرمایا کرتا اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۗ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ یہ عجیب لوگ ہیں کہ باوجود اس کے کہ خدا کی راہ میں بار بار دُکھ اُٹھا چکے ہیں پھر بھی ہر قربانی کے میدان میں جہاں بھی خدا اور خدا کے رسول کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں اِسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ خدا اور رسول کی اس دعوت کو قبول کرتے ہیں جو قربانی کے میدانوں کی طرف ان کو بلانے والی ہے مِنْۢ بَعْدِ مَاۗ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ حالانکہ اس راہ میں پہلے دُکھ پہنچ چکے ہیں کوئی نئی بات نہیں ہے ان کے لئے۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ اور وہ لوگ جنہوں نے احسان کا سلوک کیا ان لوگوں میں سے اور تقویٰ اختیار کیا ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے۔

یہ مضمون تو بڑا واضح ہے لیکن اس میں ایک دو ایسے پہلو ہیں جو وضاحت طلب ہیں۔ جہاں یہ فرمایا لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ وہاں لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ کی تو بڑی کھلی کھلی سمجھ ایک مومن کو آجاتی ہے آج سارے پاکستان کے احمدی بلا امتیاز خوف سے بالکل عاری ہیں اور جن پر یہ ابتلاء کا دور گزر رہا ہے ان کی طرف سے بار بار بڑی شدت کے ساتھ اور اصرار کے ساتھ یہ اطلاعیں پہنچتی ہیں کہ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہمارے دل پہ کیا گزر رہی ہوگی۔ ہرگز بالکل کسی قسم کا کوئی غم نہ کریں۔ بعض احمدی دوستوں نے لکھا ہے کہ اتنے کمزور ایمان والے لوگ جو معمولی باتوں سے بھی ڈر جایا کرتے تھے ان کے دلوں کی یہ کیفیت ہے کہ

روح وجد میں آجاتی ہے

دیکھ کر۔ دندناتے ہوئے خطرے کی گلیوں میں پھرتے ہیں اور ایک ذرہ بھی ان کو پرواہ نہیں وہ سارے فیصلے کر چکے ہیں اور یہ عزم بٹھا چکے ہیں دلوں میں کہ خدا کی راہ میں جو کچھ قربان ہو سکتا ہے وہ ہم سب قربان کر دیں گے اور جب ایک دفعہ کوئی قوم قربانی کے اس معیار پہ پوری اُتر چکی ہو کہ ہر قسم کے خطرات کو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے کی جرأت رکھتی ہو اور پہلے سے یہ تہیہ کر چکی ہو کہ جو کچھ بھی اس راہ میں گزرے گی ہم اس کو اپنے سر پر لیں گے اور ہرگز پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ ان کے مرد کیا، اُن کی عورتیں کیا، اُن کے بوڑھے کیا، اُن کے بچے کیا، وہ سب اس عہد میں ایک جان یک زبان، ایک جان ایک قالب ہو چکے ہوں، ان کو موت یا کوئی اور خوف کیسے ڈرا سکتے ہیں۔ اُن کی کیفیت تو بدر کے اُن صحابہؓ کی سی کیفیت ہو جاتی ہے جن کے متعلق اس دشمن نے جو یہ اندازہ لگانے کے لئے بھیجا گیا تھا کہ دیکھو مسلمانوں کی فوج کی کیا حالت ہے اور ان کی طاقت کا کیا عالم ہے۔ اس نے واپس آکر ان کے متعلق یہ گواہی دی اور یہ ایک ایسی عظیم الشان گواہی ہے کہ اگرچہ وہ کافر تھا لیکن اس کے مُنہ سے بات ایسی نکلی جو سنہری حروف میں لکھنے کے لائق ٹھہری۔ اُس نے آکر اپنے بھیجنے والوں کو یہ بتایا کہ دیکھو میں وہاں تین سو تیرہ یعنی تین سو کے لگ بھگ آدمی دیکھ کے آیا ہوں۔ بوڑھے بھی ہیں، کمزور بھی ہیں، نہتے بھی ہیں، کسی کے پاس لکڑی کی تلوار ہے، کوئی لنگڑا ہے اور بہت ہی بظاہر کمزوری کی حالت ہے لیکن میں تمہیں ایک بات بتا دیتا ہوں کہ

غالب وہ آئیں گے

اور شکست تم کھاؤ گے۔ اس پر مکے کے سرداروں نے تعجب سے اس سے پوچھا کہ یہ کیا جاہلانہ باتیں کر رہے ہو۔ ایک ہزار عرب کے چنیدہ لڑنے والوں کے مقابل پر جو ہر قسم کے اسلحہ سے لیس ہیں تم خود بتاتے ہو کہ نہایت ہی کمزور تین سو کے لگ بھگ آدمی ہیں بوڑھے بھی بچے بھی کمزور بھی بیمار بھی لنگڑے بھی اور پوری طرح ہتھیار بھی ان کو میسر نہیں اور پھر کہہ رہے ہو کہ جیتیں گے وہی۔ تو اس نے کہا بات یہ ہے کہ میں وہاں تین سو تیرہ زندہ نہیں بلکہ تین سو تیرہ موتیں دیکھ کے آیا ہوں۔ ان میں سے ہر ایک کی پیشانی پر یہ عہد لکھا ہوا ہے کہ ہم اس راہ میں مر جائیں گے اور ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ تو زندوں کو تو کوئی مار بھی سکتا ہے، مُردوں کو کوئی مار نہیں سکتا۔ اس حد تک تو اس کی فہم پہنچ گئی لیکن ایک کافر کی فہم اور بصیرت کی ایک حد ہوتی ہے اس سے آگے وہ نہ جا سکی کہنا اس کو یہ چاہئے تھا کہ میں ایسے زندہ دیکھ کے آیا ہوں جن کو ابدی زندگی کا پیغام مل چکا ہے جن کو قیامت تک کوئی مار نہیں سکتا۔ وہ تمہاری طرح کے زندہ نہیں ہیں جنہیں دنیا کے معمولی خطرات بھی بعض دفعہ جن کے لئے جان لیوا ثابت ہو جاتے ہیں وہ تو ایسی ابدی زندگی پانے والے لوگ ہیں جن کو کوئی موت کسی حالت میں بھی نہ ڈرا سکتی ہے نہ مار سکتی ہے۔ بس یہی کیفیت آج پاکستان کے احمدی بھائیوں کی ہے۔ اللہ کے فضل سے ان میں سے ہر ایک

شیرِ نر کی طرح بہادر ہے

اور خدا کی راہ میں ایک ذرہ بھی کسی خوف سے نہ ہچکچاتا ہے نہ ڈر محسوس کرتا ہے کسی خطرہ سے نہ ہچکچاتا ہے نہ ڈر محسوس کرتا ہے۔ تو یہ بات تو بڑی کھلی کھلی سمجھ میں آجاتی ہے لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ ان پر کوئی خوف نہیں۔ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ سے کیا مراد ہے؟ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہ شہداء یا وہ دُکھ اُٹھانے والے جن کو خدا تعالیٰ یہ سعادت بخشتا ہے ان کے پسماندگان یا باقی مومنوں کی جماعت ان کے لئے دُکھ محسوس کرتی ہے اس میں کوئی بھی شک نہیں۔ اس لئے لَا يَحْزَنُوْنَ کا کیا معنیٰ ہوا۔ یہ دُکھ تو خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے بھی محسوس فرمایا۔ چنانچہ بئر معونہ کے وقت جب ستّر قرّاء کو شہید کیا گیا تو صحابہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اتنا صدمہ پہنچا کہ زندگی میں نہ کبھی پہلے ایسا صدمہ دیکھنا نصیب ہوا نہ اس کے بعد کبھی ایسا صدمہ دیکھنا نصیب ہوا۔ تیس دن تک بڑی گریہ وزاری کے ساتھ صبح کی نمازوں کے بعد ان کے لئے دُعا اور اُن کے دشمنوں کے متعلق دُعائیں کرتے رہے۔ تو لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ سے کیا مطلب لیا جائے۔ جو واقعات اور حالات کے مطابق درست ٹھہرے اس کے دونوں پہلو ہیں جن سے یہ بظاہر تضاد دور ہو جاتا ہے یعنی اس عظیم اعلان کا اور واقعاتی دنیا کا تضاد۔ اور بھی کچھ پہلو تفصیلی ایسے ہیں جن پر غور کرنے سے اس کے مضمون کے اندر زیادہ گہرائی نظر آتی ہے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ جو بیان ہے یہ قربانی کرنے والوں کے متعلق ہے پیچھے رہنے والوں کے متعلق نہیں۔ جو قربانی دینے والے ہیں [illegible] کو قربانی کی سعادت ملتی ہے ان کو کوئی خوف نہیں ہوتا اور ان کو کوئی [illegible] نہیں ہوتا وہ قربانی دیتے ہیں اور اس کے باوجود قربانی کا شوق پہلے سے بڑھ جاتا ہے جس شخص کو نقصان کا زیاں کا احساس ہوا ہو وہ دوبارہ قربانی کرنے کی خواہش نہیں کر سکتا اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ ان کے پسماندگان پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل نازل فرماتا ہے اور ان کے غم کو عارضی کر کے دکھا دیتا ہے اور پھر ایسے فضل نازل فرماتا چلا جاتا ہے کہ وہ غم اس کے مقابل پر کچھ حیثیت بھی نہیں رکھتے یعنی چھوٹے ہو کر نظر آنے لگ جاتے ہیں مثلاً خدا کی راہ میں ایک نقصان ہوا اس کے مقابل پر پھر اس کثرت سے فضل نازل ہونے شروع ہوئے کہ وہ نقصان اس کے ان فضلوں کے سامنے کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔

چنانچہ اس مضمون کو اجتماعی حیثیت سے قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا کہ اگر ایک تم میں سے ارتداد اختیار کرے گا اس کی جگہ کثرت سے خدا دوسری جماعت عطا فرما دے گا۔ ایک جان کو شہادت نصیب ہوگی تو اس کثرت سے بڑھائے گا

اس شہادت کی برکت سے

مومنوں کی جماعت کو کہ وہ ایک کا نقصان نہ صرف یہ کہ پورا ہوگا بلکہ بے انتہا منافعے میں تبدیل ہو جائے گا۔

پس مومن کی ساری زندگی پر اگر نظر ڈالی جائے تو یہی مضمون جاری اور ساری دکھائی دیتا ہے۔ جو مال وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے وہ بھی اسی دنیا میں، دوسری دنیا کا تو الگ معاملہ ہے اسی دنیا میں اتنا بڑھا چڑھا کر اس کو اور اس کی اولادوں کو لوٹایا جاتا ہے کہ وہ شکر کے گیت گاتے گاتے تھک جاتا ہے لیکن شکر کا حق ادا نہیں ہوتا۔ مومنوں کی جماعت کو معمولی سا نقصان پہنچتا ہے ارتداد کی صورت میں یا بعض جانی نقصانات کی صورت میں اس کے مقابل پر اس سے زیادہ خدا فضل نازل فرماتا ہے فوج در فوج نئی جماعتیں ان کو عطا کرتا ہے۔ نئے علاقوں میں بکثرت ان کا دین پھیلنے لگتا ہے اور اسے نئی مملکت عطا ہونے لگ جاتی ہے نئی قوموں میں وہ داخل ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک خدا کے فضلوں کا تعلق ہے ان کو دیکھ کر اگر وہ ان نقصانات کا ہی رونا روتے رہیں تو بہت ہی زیادہ ناشکری ہوگی اور کم فہمی ہوگی بد ذوقی ہوگی۔ اس لئے جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو قربانی دینے والے ہیں ان کو کوئی غم نہیں۔ جو پیچھے رہنے والے ہیں ان پر خدا بحیثیت جماعت اتنے فضل نازل فرماتا ہے اور قربانی کرنے والوں کی اولاد پر نسلاً بعد نسل اتنے فضل نازل فرماتا ہے کہ ان کو جو محرومی کا احساس تھا وہ بہت جلد ختم ہو کر خدا تعالیٰ کے پیار [illegible] فضلوں کے سامنے ان کی [illegible] ان کے وجود ان کے [illegible] ان کی ساری زندگی [illegible] لگ جاتی ہیں۔

ایک اور معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کشفی دفعہ ان کو خوشخبریاں دیتا ہے ان لوگوں کے متعلق جن کی یاد میں وہ حزن محسوس کرتے ہیں، اور ان کو بتاتا ہے کہ وہ کس حال میں ہیں۔ چنانچہ یہ عمومی خوشخبری بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسی وجہ سے عطا ہوئی کہ اگر کچھ لوگ بعض جدا ہونے والوں کا غم محسوس کریں تو اس بات پر بھی نظر کریں کہ جو جدا ہوئے ہیں

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ ان کا تو حال یہ ہے کہ وہ بے انتہا خوش ہیں تو جن کو نعمتیں مل گئیں

جن کو جو شہیداں عطا ہو گئیں

ان کے لئے تم کیوں غم کرتے ہو یہ مضمون ہے جو قرآن کریم کھول رہا ہے اپنے رب کے حضور حاضر ہیں، اور بلکہ وہ لوگ جو ابھی قربانیاں نہیں کر سکے جن کو قربانی کا [illegible] نہیں ملا [illegible] ان کی قربانیوں کی راہ میں [illegible] بیٹھے ہیں وہ تو راہ دیکھ رہے ہیں [illegible] بھائیوں کو جو شہادت نصیب ہوں [illegible] فرمایا [illegible] اس کی تفسیر ایک [illegible] میں حضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم [illegible] طرح [illegible] صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ [illegible] اپنی [illegible] نہیں بلکہ [illegible] بیان فرمایا۔

ترمذی میں جنگ احد کے متعلق یہ روایت آتی ہے [illegible]

ایک نوجوان صحابی جابرؓ آپؐ کے سامنے آئے آپؐ نے دیکھا کہ ان کا چہرہ اپنے باپ کی شہادت پر مغموم ہے فرمایا جابرؓ! کیا میں تمہیں ایک خوشی کی خبر سناؤں۔ جابرؓ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا جب تمہارے والد شہید ہو کر اللہ کے حضور پیش ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بے حجاب ہو کر کلام فرمایا اور فرمایا کہ جو مانگنا چاہتے ہو مانگو۔ تمہارے باپ نے عرض کیا اے میرے اللہ تیری کسی نعمت کی کمی نہیں لیکن خواہش ہے کہ پھر دنیا میں جاؤں اور

تیرے دین کے رستے میں پھر جان دے دوں

خدا نے فرمایا ہم تمہاری اس خواہش کو بھی ضرور پورا کر دیتے لیکن ہم عہد کر چکے ہیں اَنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يَرْجِعُوْنَ یعنی کوئی مردہ پھر زندہ ہو کر اس دنیا میں نہیں آ سکتا۔ جابرؓ کے والد نے عرض کیا پھر میرے بھائیوں کو میری اطلاع دی جائے تاکہ ان کی جہاد کی رغبت ترقی کرے۔ اس پر یہ آیت اتری کہ جو لوگ خدا کے راستے میں شہید ہوتے ہیں انہیں مردہ نہ سمجھا کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے خدا کے پاس خوشی کی زندگی گزار رہے ہیں۔ پس یہی آیت ہے جو میں نے پڑھ کر سنائی۔ اس کی تفسیر میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ واقعات بیان فرمائے جو براہ راست اللہ تعالیٰ نے آپ سے بیان فرمائے اس میں وہ سارے پہلو روشن ہو جاتے ہیں جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ سے اول درجے میں وہ لوگ مراد ہیں جن کو قربانی کی توفیق مل جاتی ہے جہاں تک پیچھے رہنے والوں کا تعلق ہے بعض دفعہ پریشانی [illegible] کچھ غم [illegible] اللہ کرتا ہے [illegible] کی تربیت [illegible] کسی [illegible] شہادت [illegible] خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم [illegible] نے [illegible] پر مغموم ہونے پیش [illegible] ساتھ ہی اس کے دوسرے پہلو بھی روشن ہو گئے کہ شہداء کا جہاں تک تعلق ہے وہ ان کو نعمت مل چکی ہوتی ہے اس لئے نعمت پر ان کے مغموم ہونے کا سوال ہی کوئی نہیں۔ نعمت پر تو مزید کی حرص پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کی یہ تمنا کہ پھر ہم لوٹائے جائیں اور پھر خدا کے رستے میں شہید ہوں اور پھر لوٹائے جائیں اور پھر خدا کے رستے میں شہید ہوں، بتاتی ہے کہ حقیقت اس نعمت کی لذت کو وہ پا گئے اسی کی معرفت کو انہوں نے حاصل کر لیا ورنہ مزید اس قربانی کی تمنا ان کے دل میں اس شدت سے پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔ عجیب واقعہ ہے کہ جہاد کے لئے خدا پوچھ رہا ہے اور جہاد میں قربانی مانگی جا رہی ہے [illegible] یقیناً بے انتہا لذت ہوگی ورنہ اس کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے [illegible] جہاد کا ہو اور جہاد کے بدلے [illegible] خدمت

Ahmadiyya Markazi Library Receipt No. [illegible] Date 1.3[illegible]

زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر آسمان سے تمہارا پختہ تعلق ہے۔ (کشتی نوح)

پیشکش: گلوب [illegible] یونیفیکچررس [illegible] رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۰۷ فون: ۲۷۰۴۴ تار: GLOBEXPORT

شہداء نے سینے کے لئے پوچھا جا رہا ہے وہی خدمت دوبارہ مانگی جاری ہو۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ

شہادت اپنی ذات میں ایک انعام ہے

شہادت کا انعام اور جو ہوگا وہ ہوگا لیکن شہید کے لئے شہادت خود انعام ہے۔ اور اس انعام کے ساتھ اس کو ایسا پیار ہو جاتا ہے کہ بار بار اسی انعام کا تقاضا کرتا ہے۔

دوسری یہ کہ جو پیچھے رہنے والوں کا غم ہے اسے دور کرنے کی خاطر شہداء خود، خدا سے یہ عرض کرتے ہیں کہ انہیں اس بات کی اطلاع کر دی جائے اگر غم ہوتا ہی کوئی نہ اور غیر فطری بات ہوتی تو شہداء کو خدا کے حضور یہ عرض کرنے کی ضرورت کیا تھی اور کیوں اللہ تعالیٰ ان کی اس التجا کو قبول فرما کر انہیں ان حالات سے مطلع فرماتا اور یہ بھی

حضرت جابر رضؓ کے والد کو

یہ عظیم الشان انعام ملا ہے کہ ہمیشہ کے لئے اس آیت کی شان نزول میں ان کا ذکر محفوظ ہو گیا اسمیں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم شان نزول سے مستغنی ہے جو نازل ہونا تھا اس نے بہرحال نازل ہونا تھا۔ یہ واقعہ ہوتا یا نہ ہوتا ان آیات نے جو لوحِ محفوظ پر لکھی جا چکی تھی ہمیشہ کے لئے" انہوں نے ضرور قلب مطہر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر لکھا جانا تھا۔ یہ ایک ایسی تقدیر تھی جسے بدلا نہیں جا سکتا۔ لیکن اس ضمن میں ایک شخص کو یہ سعادت بھی مل گئی کہ اس کا نام شان نزول کے طور پر لکھا گیا اور ہمیشہ کے لئے اس کا نام اس عظیم الشان آیت کے ساتھ منسلک ہو گیا۔

پس جہاں تک ہمارے شہید ہونے والے بھائیوں کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کے لئے تو کوئی غم نہیں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ جو شہادت کی معرفت رکھنے والی قومیں ہیں وہ اس غم کو خواہ مخواہ دل کو لگا کر نہیں بیٹھ جایا کرتیں۔ وقتی طبعی تقاضے بہرحال ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے بچپن میں فوت ہونے والے بیٹے کو قبر میں اتارتے وقت جب آنسو بہائے تو ایک صحابی نے نادانی میں یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اور آنسو! آپؐ نے فرمایا یہ تو رحمت ہے اور مجھے رحمت سے حصہ دیا گیا ہے جس بدقسمت کو رحمت کا علم نہیں میں اس کے لئے کیا کر سکتا ہوں۔ پس دل کا نرم ہونا اپنے پیاروں کے لئے اور آنسوؤں کا بہنا یہ وہ حزن نہیں ہے جس کی نفی یہاں فرمائی گئی ہے بلکہ جس حزن کی نفی پیچھے رہنے والوں کے متعلق فرمائی گئی ہے یہ وہ حزن ہوتا ہے جو جان لیوا ثابت ہوتا ہے یا دل کے ساتھ لگ کر بیٹھ جاتا ہے ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ مایوسیاں چمٹ جاتی ہیں حسرتیں اس کے وجود کا حصہ بن جاتی ہیں شہادت پانے والوں کے لئے اس قسم کا غم کوئی مومن نہ محسوس کر سکتا ہے نہ مومن کی شان ہے کہ ایسے بدا دا نہ غم میں مبتلا ہو۔ بہت ہی بڑا انعام ہے بہت ہی بڑا مرتبہ ہے جو شہادت پانے والوں کو نصیب ہوتا ہے اس لئے ان کے لئے جو دراصل کا غم ہے بلکہ پسماندگان کا احساس یا بعض دفعہ یہ احساس کہ ہم کیوں نہیں تھے اس کی جگہ یا یہ احساس کہ ان کے بیوی بچوں کی بجائے ہمارے بیوی بچے کیوں ان قربانیوں سے محروم رہے۔ ایسے غم ہیں جو لا یحزنون کی نفی نہیں کرتے یہ آیت اپنی جگہ قائم رہتی ہے اور اس کے باوجود اس قسم کے رحمت سے تعلق رکھنے والے غم مومنوں کے وجود پر وقتی طور پر قبضہ بھی کر لیتے ہیں لیکن

بالآخر یہ غم جو ہیں وہ خوشیوں میں تبدیل کئے جاتے ہیں بالآخر ان کو کھونے کا احساس ان کی محرومی کا احساس

بے انتہا نازل ہونے والے فضلوں

کے وجہ سے دب جاتا ہے اور عملاً اس کثرت سے خدا کی رحمت کی بارشیں اور فضلوں کی بارشیں ان پر نازل ہوتی ہے کہ ان غموں کا وجود ہی مٹ جاتا ہے دھل جاتا ہے ہمیشہ کے لئے۔

پس جہاں تک جماعت احمدیہ پاکستان یا جماعت احمدیہ عالمگیر کا تعلق ہے شہادتیں ہمارے جذبے کو کم کرنے کی بجائے ہمارے جذبے کو آگے بڑھانے کا موجب بن رہی ہیں اور ہمیشہ اکسانے کا موجب بنتی چلی جائیں گی۔ کوئی خوف نہیں ہے جو ہمیں اس راہ سے پیچھے ہٹا سکے۔ کوئی غم کا ایسا تصور نہیں ہے جو ہمارے پایۂ ثبات میں لغزش پیدا کر سکے۔ ہمارے عزم کا سر ہمیشہ بلند رہے گا اور کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو اس سر کو نیچا دکھا سکے۔ ایک ایک کر کے ہمارے دشمنوں کے سر جھکیں گے کچھ ندامت کے نتیجے میں، کچھ خدا کے غضب کے نازل ہونے کے نتیجے میں۔ لیکن

ہرگز احمدی کا سر نہیں جھکے گا

اس راہ میں اور بلند تر ہوتا چلا جائے گا۔ یہ ہمارا مقدر ہے جس کی خبر قرآن کریم نے ہمیں دی ہے۔ یہ ہمارا مقدر ہے جس کی خبر اصدق الصادقین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمیں عطا فرمائی ہے پس ہم ان خبروں سے خوش ہیں اور خدا کی راہ میں ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔

جہاں تک شہید ہونے والے کے جذبات کا تعلق ہے ایک واقعہ میں نے شہادت کے بعد کا بیان کیا ایک شہادت کے عمل سے گزرتے ہوئے جو کیفیت شہید کی تھی اس کا واقعہ بھی آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

جنگِ اُحد ہی کا واقعہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے حضرت سعد بن ربیع کو نہ پا کر جو انصار کے رئیس تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے بے انتہا عشق رکھتے تھے آپ کو نہ دیکھ کر ان کے پیچھے آدمی دوڑائے کہ تلاش کرو سعد بن ربیع کہاں ہیں وہ زندہ بھی ہیں یا شہید ہو چکے ہیں، آپ نے فرمایا کہ آخری مرتبہ جب میں نے دیکھا تھا تو وہ دشمنوں کے نیزوں میں بری طرح گھرے ہوئے تھے۔ ایک انصاری صحابی اُبی بن کعب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں سعد کو تلاش کرتے پھر رہے تھے اور بار بار اونچی آوازیں دیتے رہے تھے کہ سعد تم کہاں ہو لیکن کوئی جواب نہیں آتا تھا۔ مایوس ہو کر جب وہ واپس لوٹنے لگے تو اچانک ان کے دل میں ایک عجیب خیال آیا کہ ہو سکتا ہے سعد زندہ ہو لیکن اتنا کمزور ہو چکا ہو، اتنی نقاہت ہو کہ میری آواز پر وہ جواب دینے کی زحمت ہی نہ کرے یعنی اس کو ضرورت محسوس نہ ہو کہ زور لگا کر جواب دیں میری آواز کے کیا معنی ہیں؟ اور یہ عظیم الشان خیال ہے صحابہ کو جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے عشق تھا اور جو عظیم احترام تھا آپ کے لئے، یہ واقعہ اس کی بھی پردہ کشائی کر رہا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے خیال آیا تو میں نے بجائے اس کے کہ آواز دوں کہ سعد تم کہاں ہو میں نے یہ آواز لگائی کہ

سعد بن ربیع کہاں ہیں

" میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔"
(ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

NO. 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.K. ROAD BANGLORE. PH. NO 228666
PIN - 560002

محتاج دعا: اقبال احمد جاوید پریذیڈنٹ برادرز جے این روڈ ٹائمز جیمز اینڈ امپورٹرز

تھے رسول اللہ نے اُن کی طرف بھیجا ہے۔ وہ کہتے ہیں اس آواز نے سعد کے نیم مُردہ جسم میں ایک بجلی کی ایک لہر دوڑا دی اور انہوں نے چونک کر بگرسمت دھیمی آواز میں جواب دیا کون ہے؟ میں یہاں ہوں۔ اِسْتَجَابُوا لِلّٰہِ وَالرَّسُولِ کا ایک یہ بھی نقشہ ہے۔ انہی آیات میں جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ایک خدا تعالیٰ نے ایک محاورہ یہ استعمال فرمایا اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوا لِلّٰہِ وَالرَّسُولِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو شدید زخموں کی حالت میں ہیں ایک یہ بھی معنی ہے۔ جنہیں زخموں نے نڈھال کر رکھا ہے مگر اللہ اور رسول کے نام پر جو آواز بلند ہوتی ہے تو وہ بے اختیار ہو کر اس کا جواب دیتے ہیں۔ کہتے ہیں ہم حاضر ہیں۔ ہم حاضر ہیں۔ تو اس آیت کی بھی ایک عملی تفسیر اس حسین رنگ میں بھی ہمارے سامنے رکھی گئی کہ جب یہ آواز سنی کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور آپؐ کی طرف سے تمہیں بلا رہا ہوں تو انہوں نے کہا میں یہاں ہوں۔ اُبّی بن کعب نے غور سے دیکھا تو تھوڑے فاصلے پر مقتولین کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا اس ڈھیر میں سعدؓ کو جان کنی کی حالت میں پایا۔ اُبّی بن کعب نے اُن سے کہا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں تمہاری حالت سے آپؐ کو اطلاع دوں۔ سعدؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ سے میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ خدا کے رسولوں کو جو اُن کے متبعین کی قربانی اور اخلاص کی وجہ سے ثواب ملا کرتا ہے خدا آپ کو وہ ثواب سارے نبیوں سے بڑھ چڑھ کر عطا کرے اس فقرے میں بہت گہرائی ہے اس میں ڈوب کر دیکھیں تو کتنی عظیم الشان محبت اور عشق اور معرفت کا مضمون آپ کو اس میں ملے گا۔ اوّل تو جو خدا کی راہ میں قربانی کرنے والا ہے اس کو اپنے ثواب کی فکر نہیں اس کی دلی تمنا یہ ہے کہ میرا بھی اور سارے دنیا میں جتنے بھی خدا کی راہ میں قربانی کرنے والے ہیں

ان سب کا ثواب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو پہنچے

عام نظر میں دیکھا جائے تو محض ایک محبت کے نتیجے میں ظاہر ہونے والی تمنا ہے لیکن حقیقت میں یہ وہ بات نہیں اسمیں گہرا عرفان ہے گہری معرفت ہے تمام دنیا میں خدا کی راہ میں قربانی کرنے والوں نے قربانی کا مضمون حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے سیکھا۔ آپؐ ہی کا فیض تھا کہ قربانی کے میدان خدا کی راہ میں کھولے گئے۔ آپؐ ہی کا فیض تھا جس کے نتیجہ میں ہزارہا بلکہ لکھوکھا انسانوں نے خدا کی راہ میں لبیک کہتے ہوئے بھیڑ بکریوں کی طرح اپنی گردنیں کٹوائیں۔ پس یہ فیض محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تھا اور اوّل حقدار اسی ثواب کے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم تھے جن کے نتیجے میں یہ سارا قربانیوں کا کارخانہ جاری ہوا۔ تو انہوں نے سچ کہا اور صحیح سوچا کہ سب سے اوّل حقدار ان سب قربانیوں کے مستحق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہیں۔

پھر اس میں ایک اور بھی عظیم الشان مضمون ہمیں یہ ملتا ہے کہ جب انسان کسی اور کو دُعائیں دیتا ہے تو اپنے محسن کو دُعائیں دیتا ہے اگر دُکھ محسوس کر رہا ہو تو دُکھ محسوس کر کے تو وہ جس شخص کی طرف سے اس کو دُکھ پہنچا ہے اس کو دُعائیں دیا کرتا کوئی غیر معمولی نعمت ملے تو بے اختیار بے ساختہ دل سے دُعائیں پھوٹ پھوٹ کر نکلتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سعدؓ کو ایسی لذت محسوس ہوئی ہے اس قربانی کی، ایسی بے انتہا ناقابلِ بیان لذت تھی کہ انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کب مجھے کوئی ملے تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا شکریہ ادا کروں اور ان کو دُعائیں دوں اور واری واری قربان جاؤں آپ کے اوپر کہ یا رسول اللہ آپ نے تو حد ہی کر دی۔ اتنا بڑا احسان!

مجھے شہادت نصیب ہوئی

میری قربانی، ساری دنیا کی قربانیوں کا ثواب آپ کو ملے۔ یہ دُعا اس قدر شدت کے ساتھ دل سے پھوٹ ہی نہیں سکتی جب تک کہ غیر معمولی طور پر لذت حاصل نہ ہوئی ہو جس کو تو یہ مضمون بھی حل ہو گیا کہ فَرِحِیْنَ وہ لوگ بہت ہی خوش ہوتے ہیں جان دینے سے پہلے بھی خوش ہوتے ہیں جبکہ سامنے بظاہر موت کھڑی نظر آ رہی ہوتی ہے اور وہ چونکہ جانتے ہیں کہ ابدی زندگی کا رستہ ہے اور جان دینے کے بعد بھی ابدی زندگی پانے کے بعد بھی وہ لوگ خوش رہتے ہیں اور ان سب تجارب سے گزرنے کے بعد ان لوگوں کے لئے منتظر رہتے ہیں جو اُن کے بعد اس سعادت سے حصہ پائیں اور خدا کی راہ میں جانیں دے کر ان خوش نصیبوں میں جا ملیں۔ پس یہ ہے وہ شہادت کا مضمون جس کو قرآن کریم کے بیان کے مطابق عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت قرار دیا گیا ہے پس یہ نعمتیں اگر چودہ سو سال کے بعد پھر ہمارے مقدر میں لکھ دی گئی ہیں تو میں آپ کی طرف سے اور اپنی طرف سے ساری جماعت کی طرف سے خدا کے حضور یہی عرض کرتا ہوں کہ

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

اے خدا تو ہمیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور اپنی آواز کے جواب میں پکار کو قبول کرنے والوں میں سے پائے گا۔ انکار کرنے والوں میں سے نہیں پائے گا۔ ان لوگوں میں سے پائے گا جن کے متعلق تو نے گواہی دی اِسْتَجَابُوا لِلّٰہِ وَالرَّسُولِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ کہ باوجود بار بار ان راہوں میں دُکھ اُٹھانے کے جب بھی انہیں قربانی کی راہوں کی طرف بلایا گیا انہوں نے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کرتے ہوئے آگے قدم بڑھایا پیچھے نہیں ہٹے۔

جہاں تک دوسرے واقعہ کا تعلق ہے یعنی مسجد کوئٹہ پر حملہ کرنا اور اُسے مسمار کرنے کی کوشش کرنا یا زبردستی اس پر قبضہ لینے کی کوشش کرنا یہ بھی ایک ایسا واقعہ ہے جس میں دشمن نے خود ہی فتح کا جھنڈا ہمارے ہاتھوں میں تھما دیا ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا یہ طریق تھا کہ کافر کی پہچان یہ رکھتے تھے کہ جس گاؤں سے اذان کی آواز نہ آئے وہ کافروں کا گاؤں ہے اور صحابہ کو یہ تاکید ہوتی تھی کہ اگر تم اذان کی آواز نہ سنو تو پھر بے شک حملہ کر دو۔ یہ مراد نہیں کہ جہاں سے اذان کی آواز نہ سنو وہاں حملہ آور ہو جاؤ۔ مراد یہ ہے کہ جنگ کے دوران جبکہ دشمن پہل بھی کر چکا ہو دشمن مسلمانوں کی جماعت کے خلاف تلوار اُٹھا چکا ہو اور قتال شروع ہو چکا ہو اس وقت بھی جوابی حملے کی صورت میں اگر کسی گاؤں سے اذان کی آواز آ جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق روایت آتی ہیں کہ ہرگز حملہ نہیں فرماتے تھے اور صحابہؓ کو بھی یہی تلقین تھی کہ جب تم اذان کی آواز سنو تو رُک جاؤ یہ عظیم الشان ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اُسوہ ہے جس میں آپ نے یہ بھی چھان بین نہیں فرمائی کہ اذان جس گاؤں سے آ رہی ہے وہاں سارے مسلمان ہیں یا کچھ مسلمان ہیں اور کچھ غیر مسلم ہیں یا اکثریت غیر مسلموں کی ہے اور ایک چھوٹی جماعت مسلمانوں کی ہے جن کو اذان دینے کی اجازت ہے یہ بھی تو ہو سکتا تھا۔ جو شخص خون لینے میں جلدی کرنے والا ہو، جو انتقام لینے پر تُلا بیٹھا ہو اس کا طبعی رُجحان تو یہ ہونا چاہیئے کہ یہ معلوم کرے کہ یہ جو اذان کی آواز آئی ہے یہ سارا مسلمان گاؤں ہی ہے یا تھوڑے سے مسلمان ہیں جن کی طرف سے اذان کی آواز آ رہی ہے

ھُوَ النَّاصِرُ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی

باقیوں کو کیوں معاف کیا جائے لیکن حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہ کبھی پتہ نہیں کیا نہ صحابہ کو اس کے متعلق ہدایت فرمائی کہ پتہ کر لیا کرو کہ کہیں ایسا تو نہیں کوئی اذان دے رہا ہے نہیں بلکہ یہ بھی تاکید نہیں فرمائی کہ معلوم کر لیا کرو کہ تمہارے خوف سے تم سے جان بچانے کی خاطر تو نہیں کوئی اذان دے رہا جھوٹے منہ سے! اذان بلند کر کے وہ اپنی جان بخشی کی ایک ترکیب کر رہا ہو۔ ایک عام قانون تھا وہ اسی طرح جاری رہا کہ

جس گاؤں سے اذان کی آواز آئے گی

ان کی جان، ان کے مال مومن کے ذمہ ہیں اور مومن پر فرض ہے کہ ان کی حفاظت کرے۔ بجائے اس کے کہ ان میں دخل اندازی کرے یا کسی طرح سے ان کو نقصان پہنچائے۔ یہ تو اُسوہ تھا اس سلسلہ میں ایک واضح ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ ہے حضرت انس بن مالک سے روایت ہے اور بخاری کتاب الصلوٰۃ میں ہے وہ عرض کرتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا' جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی ضمانت ہے سو تم اللہ کی ضمانت میں خیانت مت کرو۔ یہ تعلیم تھی جو خدا تعالیٰ نے آپ کو واضح عطا فرمائی جس کے نتیجے میں آپ کا یہ اُسوہ جاری ہوا۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ اس دور میں پاکستان کے علماء کہلانے والوں نے اس کے بالکل برعکس صورت اختیار کر لی ہے۔ وہ طریق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے زمانے میں اسلام کے دشمنوں کا تھا اس کو تو اپنا لیا ہے اور وہ طریق جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا تھا اسے ہمارے حصے میں رہنے دیا۔ اس کے برعکس کفار کا یہ طریق تھا کہ جن دیہات سے اذانوں کی آوازیں آتی تھیں اُن پر وہ حملہ کیا کرتے تھے اور جن دیہات سے اذانوں کی آوازیں نہیں آتی تھیں وہ ان کے دیہات شمار ہوتے تھے۔ اب مولویوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ

جس احمدی مسجد سے اذان کی آواز آئے

اس پر بھی کہ حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ جس کا قبلہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا قبلہ ہو وہ مسجد ان کی آنکھوں کو نہیں بھاتی اور وہ ہر طرح اُسے مٹانے کے درپے ہو جاتے ہیں تو اپنے ہاتھ سے سنت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ہماری جھولی میں ڈال دیا۔ وہ تو پہلے ہی ہماری تھی لیکن تسلیم کر لیا اور ان بدنصیبوں کی سنت پکڑ لی جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمن تھے۔ پس کوئٹے میں بھی یہی مطالبات ہیں' ان اسلام کا جامہ پہننے والوں کے بشدت مطالبات ہیں وہ کہ اس مسجد کو ہم مسمار کر دیں گے اگر یہاں سے اذان کی آواز آئی۔ اور اگر انہوں نے ہماری طرح نمازیں پڑھیں یہاں۔ ہماری دل آزاری ہوتی ہے اور اگر ان کا قبلہ اسی طرح رہا وہی قبلہ رہا جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا قبلہ ہے تو یہ ہمیں ایک آنکھ نہیں بھاتا ہم برداشت ہی نہیں کر سکتے اس لئے زبردستی اس کا قبلہ تبدیل کریں گے کسی اور طرف اس کا رُخ موڑیں گے خدا کی عبادت کرنے والوں کا رُخ زبردستی پھیر دیں گے۔

یہ حالت ہو چکی ہے اب علماءِ سُوء کے متعلق جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے نقشے کھینچے تھے کون سا اس میں سے جزو باقی ہے جو پورا ہوتا ہم نے آنکھوں کے سامنے نہ دیکھ لیا ہو۔ حیرت ہوتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی فراست پر بھی اور خدا تعالیٰ نے کتنی صفائی سے، کتنی باریکی سے' ایک ایک چھوٹا چھوٹا جزء بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر روشن فرمایا اور آئندہ کے سارے حالات کھول کر گویا تو آپ کے سامنے رکھ دیئے۔

جہاں تک کوئٹہ کی جماعت کا تعلق ہے یہ جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ سے ہی بڑی بہادر جماعت ہے۔ باوجود اس کے کہ ان کا ماحول بڑا سخت ہے اور بڑے ہی کٹر قسم کے ایسے علماء سے ان کا واسطہ ہے جن کو اسلام کی معرفت یوں لگتا ہے کہ چھو کے بھی نہیں گئی کبھی۔ ایسے سخت دل ہو چکے ہیں، ان کی تو کیفیت بنی اسرائیل کے علماء جیسی نظر آتی ہے اور قطعاً جان کا کوئی احترام نہیں ہے قطعاً انسانی عزت کا کوئی احترام نہیں اُن کے دلوں میں رہا۔ ان لوگوں سے واسطہ ہے اور اس کے باوجود اللہ کے فضل کے ساتھ ایک ذرہ بھی ان کے پاؤں میں کوئی لغزش نہیں۔ اس سے پہلے امیر صاحب کو اپنی جماعت پر بدظنی تھی وہ سمجھتے تھے کہ یہاں کے حالات کو میں سمجھتا ہوں بہتر۔ اور بڑے خطرناک حالات ہیں اس لئے بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ جماعت چاہتی تھی کہ قربانی میں وہ باقی سب جماعتوں کے برابر شانہ بشانہ چلے اور بشدت مجھے شکایتیں ملتی تھیں کہ ہمارے امیر صاحب کو کیا ہوا ہے ہم چاہتے ہیں ہم قربانی دیں یہ ہم سے قربانی لیتے نہیں ہیں نہ ہمیں قربانی دینے کی راہوں پر چلنے دیتے ہیں اور ایک دو نہیں تین چار نہیں بیسیوں خطوط مجھے موصول ہوتے تھے یہاں تک کہ مجھے ایک موقعہ پر کمیشن بٹھانا پڑا کہ یہ ہو کیا رہا ہے اور امیر صاحب کو وہ رفتہ رفتہ بزدل سمجھنے لگ گئے حالانکہ امیر صاحب بزدل نہیں ہیں اللہ کے فضل سے۔ بعض لوگوں کی احتیاط کچھ زیادہ ہی حد سے تجاوز کر جاتی ہے بس اُن کا یہ حال تھا، احتیاطیں ہو رہی ہیں اور مجھے بھی پیغام آتے تھے کہ آپ نہیں سمجھتے یہاں کے حالات کو میں سمجھتا ہوں۔ یہاں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اب خدا کی تقدیر میں جو ابتلاء لکھے گئے ہوں وہ کبھی احتیاطوں سے بھی ٹلے ہیں پہلے کب ٹلے تھے جو اب ٹل سکتے ہیں۔ کیسے ممکن تھا کہ خدا کوئٹے کی جماعت کو کسی امیر کی احتیاط کے نتیجے میں قربانیوں سے محروم رکھے اور ان کے دل کے تقاضے پورے نہ ہونے دے آخر وہ وقت آ گیا کہ جس چیز کو وہ بَلا سمجھ کے ٹال رہے تھے

خُدا کے فضل بن کر

اُن پر نازل ہوئی۔ اُن کے اوپر سے بھی نازل ہوئی ان کے نیچے سے بھی نازل ہوئی اُن کے دائیں سے بھی نازل ہوئی اُن کے بائیں سے بھی نازل ہوئی۔ وہ جماعت جو بظاہر پھٹی ہوئی معلوم دیتی تھی ایک جان ہو گئی۔ اس امیر نے دیکھا کہ یہ بھیڑ کی بھیڑیں نہیں بلکہ مسیح محمدی کے شیر ہیں جو ہر میدان میں گرجتے ہوئے اپنی جانیں دینے کے لئے تیار ہیں ایک بھی ان میں سے لغزش نہیں دکھائے گا۔ اور حیرت کی بات ہے کہ جن سے وہ کمزوری کا خیال دل میں رکھتے تھے اُن کے بچے بچے نے بوڑھے بوڑھے نے اس شان سے اسلام کی راہ میں قربانی کے نمونے پیش کئے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے ان کو خطرات کے مقام پر باہر کھڑا کیا گیا وہاں سے وہ ایک اِنچ پیچھے نہیں ہٹے۔ ان کو مسجد کی حفاظت کے لئے مامور کیا گیا وہاں سے ایک اِنچ پیچھے نہیں ہٹے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالی ہیں اُنہوں نے اور دیکھا ہے اور دھتکارا ہے اس کو اور کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کی۔ اور خدا نے فضل یہ فرمایا کہ وہی جماعت جو پھٹی ہوئی نظر آ رہی تھی وہ بالکل ایک جان ہو گئی۔ وہ امیر جس کو وہ سمجھتے تھے کہ یہ کمزوری دکھا رہا ہے وہ صف اوّل میں اُن کے آگے کھڑا تھا اس قربانی کی امامت میں۔ وہ امن کا امیر نہیں نکلا بلکہ

خطرات کا بھی امیر ثابت ہوا

اُن کے ساتھ جیل میں گیا ان کے ساتھ وہاں بیٹھ کے اُنہوں نے تلاوتیں کیں اُن کو اجازت دی گئی کہ آپ چلے جائیں یہاں سے۔ انہوں نے کہا ہم ہرگز نہیں جائیں گے ہم اپنی مسجد کو آباد کریں گے جہاں سے تم نے ہمیں اُٹھایا ہے وہاں ہم جائیں گے وہاں اس مسجد کو آباد کریں گے تب ہم رخصت ہوں گے۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ وہاں تالے نہیں کھولے گئے مسجد کے ساتھ جو کھلی جگہ تھی اب وہاں وہ دن رات بیٹھے تلاوتیں کرتے ہیں عبادتیں کرتے ہیں اور تراویحاں پڑھتے ہیں اور بار بار حکومت ان کو ڈرا رہی ہے کہ اور بھی زیادہ تم اشتعال پھیلا رہے ہو انہوں نے کہا اگر عبادتوں سے اشتعال ہوتا ہے تو پھر پھیلے جتنا چاہے اشتعال۔ جو لے سکتے ہیں ہم سے لے لیں ہم تو حاضر ہیں ہم کب تم سے حفاظت کی بھیک مانگ رہے ہیں۔ یہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت

کتنی عظیم الشّان جماعت ہے

بعض دفعہ خوف محسوس ہوتا ہے کہ میں اس لائق ہوں بھی کہ نہیں، جو اس جماعت کی سرداری مجھے سونپی گئی ہے۔ خدا کرے حضور کا پیغام ہوا استغفار کرتا رہا ہے۔ عجیب متقیوں کی

جماعت ہے۔ ایسی جماعت ہے جس کی مثالیں تاریخ ہمیشہ فخر کے ساتھ دیتی چلی جائے گی اور کبھی ہمیں تھکے گی نہ آسمان روئے گا۔

ستارے جن کے چمکنے

والی جماعت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری اُمنگیں پوری کرنے والی جماعت ہے یہ عجیب ابتلاء ہے جس میں پڑ کر یہ کندن بن کے نکل رہی ہے سونا تو کندن بن کے نکلا ہی کرتا ہے اس کے تو زنگ آلود ہونے کے ٹکڑے بھی سونا اور کندن بن کے اس میں سے نکل رہے ہیں۔ پس یہ ابتلاء ہمیں مبارک ہو خدا کی رحمتوں اور فضلوں کا یہ ابتلاء ہے جب تک وہ چاہے ہم حاضر ہیں اے خدا ہم حاضر ہیں۔ ہر قربانی کے لئے حاضر ہیں۔ لیکن ساتھ یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ ہماری کمزوریوں سے درگذر فرما عفو فرما ہماری ستاری فرما جو کمزوریاں تیری ستاری نے ڈھانپ رکھی ہیں اُن کو ڈھانپے ہی رہنے دے ہمیں دشمن کے سامنے ننگا نہ کرنا جو وعدے تیری فتح کے ہمیشہ سے رسولوں کے ذریعے دیئے جاتے رہے ہیں ان سارے وعدوں کو ہمارے حق میں پورا فرما اور ہمیں قیامت کے دن رُسوا اور ذلیل نہ کرنا۔ اے خدا ہم تو تیری راہ میں یہ قدم اُٹھا چکے اب پیچھے ہٹنے والے نہیں لیکن یہ حوصلہ اور توفیق اور ہمت و استقلال بھی تو نے ہی ہمیں عطا کرنا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے فرمایا

نماز جمعہ کے معًا بعد تین مرحومین کی نماز جنازہ غائب ہوگی اوّل تو وہ دو شہداء ہیں یعنی قمر الحق صاحب جو مکرم نجم الحق امیر ضلع سکھر کے چھوٹے بھائی ہیں جن پر پہلے بھی قاتلانہ حملہ ان کے بھتیجے پر بھی ہو چکا ہے ایک دفعہ اور خدا کے فضل سے پوری طرح یہ خاندان ثابت قدم ہے ان قربانی کی راہ۔ پہ ایک خطبہ میں پہلے میں نے غلطی سے یہ کہہ دیا تھا کہ جو اسیران ہیں سکھر کے ان سے متعلق وہاں کی بار ایسوسی ایشن نے کوئی ریزولیوشن پاس کیا تھا لیکن وہ غلطی تھی وہ نجم الحق صاحب، چونکہ خود وکیل ہیں اس لئے ان کے بھائیوں نے یعنی وکیل برادری نے ان کے حق میں اور مولویوں کی شرارت کے خلاف ایک ریزولیوشن پاس کیا تھا۔

دوسرے نوجوان خالد سلیم [illegible] یہ تین سال قبل احمدی ہوئے تھے جب ۱۹۸۲ء میں جس سال میں یہاں آیا ہوں اس آنے سے دو ماہ قبل کراچی تھا تو وہاں مجالس سوال و جواب لگا کرتی تھیں بڑی دلچسپ اور بڑے شوق سے احمدی اپنے دوستوں کو لے آتے تھے۔ وہیں اس نوجوان نے بیعت کی تھی اور یہ گوجرہ کے علاقے کے ہیں ان کا خاندان بڑا شدید مخالف تھا اور بار بار یہ نوجوان مجھے دُعا کے لئے لکھا کرتے تھے بڑے سخت بے قرار تھے کہ کسی طرح میرے والدین کو احمدیت نصیب ہو جائے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے صدق کو ثابت کر دیا اور ان کو ان کی قربانی کی روح کو قبول فرمایا بہت بڑا انعام ہے جو بہت جلدی ان کو اس راہ میں مل گیا تو ان دونوں کی نماز جنازہ کے علاوہ ایک نماز جنازہ قریشی فضل حق صاحب درویش قادیان کی ہوگی جو قریشی محمد حنیف صاحب قمر مرحوم سائیکل سیاح کے نام سے مشہور ہیں ان کے بھائی [illegible] بھی وہاں تھے جو ناظر صاحب [illegible] آخری خط لکھا ہے [illegible] بہت ہی مخلص فدائی [illegible] کرنے والے تھے [illegible] ان تینوں کی نماز جنازہ جمعہ کے معًا بعد ہوگی۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم سید احتشام الدین احمد صاحب [illegible] کے بارہ میں متعدد اطلاعات ملی ہیں کہ وہ شدید بیمار ہو کر داخل ہسپتال ہوئے ہیں۔ صاحب موصوف ضعیف العمر ہیں [illegible] احباب جماعت کی خدمت میں [illegible] کامل صحت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

(۲) مکرم [illegible] صاحب حیدر آباد نے مبلغ ۵/ روپے اعانت بدر کے لئے ارسال کر کے [illegible] تحریر کرتے ہیں کہ اُن کے لڑکے عزیز [illegible] عبد الناصر نے انٹر سال دوم میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوّل درجہ [illegible] حاصل کی ہے۔ قارئین بدر [illegible] دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو دینی و دنیوی [illegible] برکت کا باعث بنائے۔

اعلانات نکاح و تقریب شادی

(۱) مورخہ [illegible]/۸۶ کو [illegible] چھوٹے بھائی عزیزم نورالدین چوہدری منیم [illegible] ابن مکرم [illegible] عبد [illegible] صاحب درویش مرحوم کا نکاح عزیزہ [illegible] صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبد [illegible] صاحب کتانی ساکن [illegible] (جموں کشمیر) کے ساتھ بعوض [illegible] روپے حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے [illegible] قادیان میں پڑھا۔ جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

خاکسار۔ جلال الدین نیر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

(۲) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ [illegible]/۸۶ کو مسجد مبارک میں مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب پی ایچ ڈی پسر مکرم پروفیسر غلام علی صاحب ساکن سری نگر کشمیر کے نکاح کا اعلان عزیزہ ڈاکٹر بشریٰ شمیم صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر [illegible] احمد صاحب آرہ بہار کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور دونوں خاندانوں کے لئے باعث رحمت بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۳) عزیزم عبد المالک صاحب احمدی ابن مکرم عبد الباسط صاحب مرحوم کی شادی عزیزہ راشدہ پروین صاحبہ بنت مکرم خلیق احمد صاحب قریشی آف بریلی سے مورخہ [illegible]/۸۶ بمقام آئی۔ ایم۔ اے ہال بریلی عمل میں آئی۔

بارات شاہجہانپور سے بذریعہ بس بریلی روانہ ہوئی۔ روانگی کے وقت محترم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اجتماعی دُعا کروائی۔ نکاح کی تقریب دو پہر [illegible] بجے ہوئی۔ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم شاہجہانپور نے نکاح پڑھا۔ اور بارات اسی روز شام بخیر و عافیت واپس شاہجہانپور پہنچی۔ بریلی سے روانگی کے موقعہ پر مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے اجتماعی دُعا کروائی۔

مورخہ [illegible]/۸۶ کو عزیزم عبد الواحد احمدی سلمہ نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ جس میں تقریبًا پانچ صد افراد مدعو تھے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے۔

اس خوشی کے موقع پر عزیزم عبد الواحد سلمہ اور مکرم خلیق احمد صاحب قریشی نے مبلغ ۳۵/ روپے شکرانہ فنڈ اور مبلغ [illegible] روپے اعانت بدر بھجوائے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیرًا۔

خاکسار۔ ڈاکٹر محمد عابد قریشی شاہجہانپور

جماعت احمدیہ اتر پردیش کی انیسویں کانفرنس ۱۹۸۶ء

الحمد للہ کہ اس سال جماعت احمدیہ اتر پردیش (یو پی) کی انیسویں [illegible] کانفرنس مورخہ ۲۲ جون ۱۹۸۶ء کی تاریخوں میں بروز ہفتہ و اتوار [illegible] منعقد ہوگی۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ اتر پردیش، دہلی اور راجستھان سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ نیز تاعیین حضرات کانفرنس کے سلسلہ میں اپنے مقدمات کی رقوم جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔

سیٹھ داؤد احمد جعفی صدر مجلس استقبالیہ یو پی کانفرنس
بنجاب سائیکل ایجنسی ۸ نو واب علی روڈ لکھنؤ

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

[illegible] اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا [illegible] تجربہ ہو [illegible]

امیر جماعت احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجالس عرفان

مرتبہ: مسز بشریٰ غازی صاحبہ لندن

ذیل میں ۸ راور ۱۵ رمارچ ۱۹۸۶ء کی مجالس عرفان میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کئے گئے بعض سوالوں کے جواب ہدیہ قارئین کئے جا رہے ہیں۔

(قائم مقام مدیر)

س: کیا غیر احمدیوں کا یہ اعتقاد درست ہے کہ اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے؟

ج: حقیقت میں آنحضرت صلعم نے اپنی پوری زندگی میں ایک دفعہ بھی اسلام سے مرتد ہونے والے کو سزائے موت نہیں دی اور نہ ہی قرآن کریم میں کوئی ایسا حکم ملتا ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ مرتد کی سزا موت ہے اس کے برعکس قرآن کریم نہایت واضح الفاظ میں ایسے لوگوں کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ایسے لوگ جو پہلے اسلام لاتے ہیں پھر ارتداد اختیار کرتے ہیں پھر دوبارہ اسلام قبول کرتے ہیں اور پھر اسلام سے منحرف ہو جاتے ہیں اگر وہ اس حالت میں توبہ کئے بغیر مر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں سزا دے گا اور انہیں دوزخ میں داخل کرے گا اگر اللہ تعالیٰ کا مرتد ہونے والوں کے متعلق یہ حکم ہوتا کہ فوری طور پر مار دیا جائے جس طرح ان علماء کا ایمان ہے کہ تین دن کی مہلت دی جائے تو قرآن کریم ان کے دوبارہ اسلام لا کر مرتد ہونے کا ذکر نہیں کرتا اور نہ ہی دوزخ میں ڈال کر سزا دینے کا تذکرہ کرتا اس لئے ایسے ظالمانہ اور بھیانک فعل کو آنحضرت صلعم سے منسوب کرنا رحمۃ للعالمین پر بہتان عظیم ہے اس صورت حال کے برعکس قرآن کریم بے شمار مقامات پر ایسے واقعات بیان کرتا ہے جن میں گزشتہ انبیاء کرام اور ان کے پیروکار صرف اس لئے ستائے گئے کہ ان کے مخالفین کو آج کے ملاں کی طرح یقین تھا کہ وہ لوگ اپنے دین سے گمراہ ہو گئے ہیں اور ان کے نزدیک بھی مرتد کی سزا موت تھی۔ اس لئے وہ ایمان لانے والوں کو اپنے باپ دادا کے مذہب کو چھوڑنے پر موت یا وطن سے نکل جانے کی دھمکی دیتے تھے۔ یہ سلوک جو مخالفین بلا استثناء تمام انبیاء کے ساتھ یکے بعد دیگرے کرتے رہے ہیں اور جس کی قرآن کریم نے متعدد بار مذمت کی ہے یہ عقل کے دشمن اور جہالت کے دلدادہ لوگ اس نبی کی طرف منسوب کر رہے ہیں جو تمام نبیوں سے افضل تھا۔ آنحضرت صلعم کی زندگی میں وقوع پذیر ہونے والا کوئی ایسا واقعہ مثلاً ثبوت کے طور پر پیش نہیں کر سکتے حالانکہ تمام جھوٹے مدعیان نبوت آپ کی زندگی میں ہی دعویٰ نبوت کر چکے تھے آپ نے اپنی زندگی میں ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی بلکہ آپ کی زندگی کا سب سے آخری حکم شام کی شمالی سرحد پر رومی فوج کے مقابلہ پر فوج بھجوانے کا تھا اس طرف سے مایوس ہو کر یہ علماء حضرت ابوبکرؓ کی اس فوجی مہم کو بطور ثبوت پیش کرتے ہیں جو انہوں نے باغی قبائل کی سرکوبی کے لئے بھجوائی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے فوج اس لئے نہیں بھجوائی تھی کہ انہوں نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا بلکہ اس لئے بھجوائی تھی کہ انہوں نے اسلامی حکومت کے خلاف نہ صرف بغاوت کی بلکہ مدینہ کے ارد گرد بسنے والے بعض طاقتور قبائل مسیلمہ کذاب کے ساتھ مل کر مدینہ کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے اور مسلمان تقریباً انہی حالات میں سے گزر رہے تھے جو جنگ احزاب کے وقت مسلمانوں [illegible] تھی وہ دشمنوں کے نرغے میں چاروں طرف سے گھیرے گئے تھے اور خطرہ اتنا شدید تھا کہ حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ جیسے لوگوں نے بھی حضرت ابوبکر کو یہ مشورہ دیا کہ شام کی سرحد سے مسلمانوں کا جو لشکر حضرت اسامہ بن زید کی سرکردگی میں روانہ ہو رہا ہے اس کی روانگی فی الحال ان حالات میں ملتوی کر دینی چاہئے لیکن حضرت ابوبکر صدیق نے آنحضرت صلعم کا آخری حکم منسوخ کر دینے سے انکار کر دیا اور اس طرح مدینہ میں بہت کم لوگ رہ گئے تھے جو باغیوں سے مقابلہ پر گئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بحالت مجبوری جنگ کا حکم دیا کیونکہ باغی مدینہ کی طرف بڑھ رہے تھے اس وقت حضرت ابوبکر نے جو ہدایات اپنی فوج کو دیں وہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہیں نہ معلوم ملاں ان کو کیوں نظر انداز کر جاتے ہیں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اگر تمہیں فتح نصیب ہو تو جس بستی سے اذان کی آواز آئے یا جن کی مسجدوں کا رخ ہمارے قبلہ کی طرف ہو ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے کسی عورت یا بچے پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے جو بھی ہمارا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے اس کو کچھ نہ کہو لیکن آجکل کے علماء یہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کی مسجدیں اگر قبلہ رخ ہیں تو ان کو مارو جب تک وہ اپنے رخ نہ بدل لیں جو اذان دیتے ہیں ان کو قتل کرو یہاں تک کہ وہ اذان دینا بند کر دیں اور کلمہ پڑھنے والوں کو مارو جب تک وہ کلمہ پڑھنا بند نہ کر دیں اور اس تمام کارروائی کو یہ صدیقیت کا نام دیتے ہیں۔ ان مولویوں کی بے باکی ملاحظہ ہو کہ صدیقیت کے نام پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے قول و فعل کے بالکل الٹ عمل کر رہے ہیں۔

س: قرآن مجید کی اس آیت کا کیا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء سے ان کی قوم کی زبان میں ہی کلام کرتا ہے؟

ج: مخالفین احمدیت اس آیت کو حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت کے خلاف بطور دلیل پیش کرتے ہوئے اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان کے علاوہ اور زبانوں میں بھی کلام کیا ہے اور قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنے کسی نبی کے ساتھ اس کی اپنی زبان کے علاوہ بالکل کلام نہیں کرتا لہٰذا حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ نبوت بالکل غلط ہے۔ حضور نے فرمایا ان کا یہ اعتراض کئی وجوہات کی بناء پر غلط ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ اس آیت کا مطلب غلط لیتے ہیں اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ جو لوگ کسی نبی کی معرفت مخاطب کئے جاتے ہیں وہ اس زبان میں مخاطب کئے جاتے ہیں جس کو وہ سمجھ سکیں۔ دوسری بات یہ کہ خود آنحضرت صلعم کو بھی ایسی زبان میں وحی ہوئی جو ان کی اپنی زبان نہ تھی یعنی فارسی احادیث نبویہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلعم سے فارسی میں کلام کیا وہ الہام یہ ہے۔ ”این مشت خاک را گر نہ بخشم چہ کنم“ یعنی یہ خاک کی مٹھی انسان اس قدر لاچار اور بے بس ہے کہ اگر میں اس کو نہ بخشوں گا نہیں تو اور کیا کروں گا اس الہام کی موجودگی میں ان کا یہ اعتراض لا یعنی ہو جاتا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ اگرچہ آنحضرت صلعم صرف عربی زبان میں ہی زیادہ مخاطب کئے گئے لیکن ان کا دعویٰ نبوت تو تمام دنیا کے لئے ہے۔ قرآن کریم تو کہتا ہے وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین یعنی ہم نے تجھ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اگر مندرجہ بالا آیت کے وہی معنے ہوتے ہیں جو معترض کرتے ہیں تو اس صورت میں اللہ تعالیٰ کو آنحضرت صلعم سے تمام زبانوں میں کلام کرنا چاہئے آنحضرت صلعم کی اپنی زبان عربی تھی اس لئے آپ اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کا پیغام صرف اس زبان میں سمجھ سکتے تھے لیکن چونکہ آپ کی بعثت تمام دنیا کے لئے تھی اور آپ کی زندگی میں ایران سے آپ کے تعلقات استوار ہو چکے تھے اور آپ کے صحابہ میں ایک فارسی صحابی بھی شامل ہو چکے تھے اس لئے آپ فارسی زبان میں بھی خطاب کئے گئے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جتنے تعلقات وسیع ہوں گے اتنی زیادہ زبانوں میں اللہ تعالیٰ کے کلام کا امکان ہو گا۔ اس لئے اگر حضرت مسیح موعودؑ کو اردو کے علاوہ دوسری زبانوں میں وحی ہوئی ہے تو حیرت کی کیا بات ہے علاوہ ازیں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں عربی، اردو، فارسی، ہندی اور انگریزی سمجھنے والے بے شمار لوگ تھے اس لئے ان تمام زبانوں میں وحی کا آنا عین مناسب ہے۔ لیکن آپ کی وحی کا اکثر حصہ عربی اور اردو میں ہے۔ عربی

قرآن کریم کی زبان ہے اور اُردو اس وقت ہندوستان کی قومی زبان تھی۔
حضور نے فرمایا کہ اب میں اس اعتراض کا بھی جواب دوں گا کہ اگر آنحضرت صلعم ساری دُنیا کے لئے آئے تھے تو صرف عربی زبان کو ہی کیوں منتخب کیا گیا اس کی ایک وجہ تو شاید یہ ہو کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے اس حقیقت کو بھی حضرت مسیح موعودؑ نے نہ صرف دُنیا کے سامنے رکھا بلکہ اپنی کتاب "منن الرحمٰن" میں ثابت کیا کہ عربی زبان ہی تمام زبانوں کا ماخذ ہے ورنہ سنسکرت کو ہی سب سے پُرانی زبان سمجھا جاتا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ کلام عربی میں نازل کیا جو تمام دُنیا کے لئے تھا۔ عربی دُنیا کی سب سے پہلی زبان تھی جو اللہ تعالیٰ نے خود انسان کو سکھائی تھی اس کے بعد اس میں سے دوسری زبانیں نکلتی گئیں اس لئے عالمگیر مذہب کے لئے عربی سے زیادہ اور کونسی زبان مستحق ہو سکتی تھی۔

س: کیا "MERCY KILLING" یعنی اس پر رحم کھا کر اس کو مار دینا جائز ہے؟

ج: اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کو اس کی حالت پر رحم کھاتے ہوئے مار دیا جائے۔ مطلب صرف یہ ہے کہ مصنوعی طریقے سے ہمیشہ کے لئے اس کی زندگی کو لمبا نہ کیا جائے لیکن اس کے علاوہ کسی کی زندگی تکالیف کی وجہ سے یا صرف بیماری سے نجات دلانے کے لئے ختم کرنے کی اسلام میں گنجائش نہیں مثال کے طور پر اگر کسی شخص پر فالج کا حملہ ہوا ہے اس کا دماغ ختم ہو چکا ہے اور اس کے ہوش میں آنے کا کوئی امکان نہیں لیکن پھر بھی وہ بغیر مشینوں کی مدد کے زندہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ کافی دیر زندہ رہے ایسے مریض کو ختم کرنے کا کسی کو حق نہیں لیکن اگر ایسے مریض کو آکسیجن بھی مصنوعی طور پر دی جا رہی ہے اور اس کا خون بھی دل کے بجائے مشین پمپ کر رہی ہے اور اسی طرح غذائیت پہنچانے میں بھی مشین کا استعمال ہو رہا ہے اور ڈاکٹروں کو یقین کامل ہے کہ یہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ اور مشینوں کی مدد کے بغیر زندگی کا کوئی امکان نہیں تو ایسی زندگی کو لمبا کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

س: نماز باجماعت میں اگر پہلی دو رکعتیں رہ گئی ہوں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد نمازی کو سورہ فاتحہ کے بعد کوئی حصہ قرآن پڑھنا چاہیئے یا نہیں؟

ج: نماز باجماعت میں مقتدی کی نیت امام کی نیت کے تابع ہوتی ہے اگر چار رکعت نماز میں بعد میں آنے والا شخص آخری دو رکعتوں میں شامل ہوا ہے تو امام کے ساتھ اس کی بھی آخری دو رکعتیں ہی پڑھی جائیں گی اس لئے امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ کھڑا ہو کر پہلی دو رکعتیں پڑھے گا جو اس نے امام کے پیچھے نہیں پڑھیں لہٰذا اُسے سورہ فاتحہ کے بعد کوئی حصہ قرآن پڑھنا چاہیئے اسی طرح اگر امام عصر کی نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی نماز ظہر سمجھ کر شامل ہوا ہے تو مقتدی کی بھی عصر کی ہی نماز ہوگی کیونکہ امام کی نیت ہی مقتدی کی نیت سمجھی جائے گی۔

دُعائے مغفرت

افسوس ڈاکٹر فاروق احمد صاحب ثانی ابن مکرم خواجہ محمد صدیق صاحب ثانی مرحوم آف سیدرواہ مورخہ ۳۰ر مئی ۱۹۸۶ء کو جموں میں نوجوانی کی حالت میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم مرحوم چند ماہ پیشتر شدید طور پر بیمار ہو گئے۔ دہلی علاج کے لئے بھی لے جایا گیا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ پھر جموں میں زیر علاج رکھا گیا مگر مرض شدت پکڑتا گیا اور تقدیر غالب آگئی۔ مرحوم مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے برادر نسبتی تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

(خاکسار (بابو) محمد یوسف جموں)

ہفت روزہ بدر کی اعانت آپ کا فوری فریضہ ہے!
(مینیجر بدر)

منظوری زعماء مجالس انصار اللہ بھارت

مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے زعیم مجلس انصار اللہ کے انتخاب کا رپورٹ ملی ہے جن کی منظوری ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء تک کے لئے دی جاتی ہے۔

(۱) — جناب ایم ... صاحب زعیم مجلس انصار اللہ ... کیرالہ
(۲) — " ایم سی ... صاحب " ... کوڈیاتور "
(۳) — " ایم عبد الر... صاحب " ... رشنانور "
(۴) — " سیٹھ یوسف احمد الہ ... صاحب " سکندرآباد آندھرا
(۵) — " بشیر الدین صاحب " " اونہ گام (بانڈی پورہ کشمیر)

مندرجہ ذیل زعماء کو ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۶ء تک کے لئے نامزد کیا جاتا ہے

(۱) — جناب محبوب الحق صاحب جمال گاڑی ڈاکخانہ تانگرام ضلع مرشد آباد (بنگال)
(۲) — " اختر حسین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ بوگلہ (مغربی بنگال)

اُمید ہے جماعتہائے احمدیہ بھارت اپنے ہاں جلد مجلس انصار اللہ کے قیام اور اس سلسلہ میں ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۸ء تک زعیم مجلس انصار اللہ کا انتخاب فوری طور پر کروا کے رپورٹ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوائیں گی۔ نیز فارمہائے تجنید جماعتوں میں بھجوائے جا چکے ہیں جن کی تکمیل کے بعد جلد بغرض ریکارڈ دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے آمین

قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ

نیا مالی سال و بقایا دار افراد کا فرض

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا نیا مالی سال یکم مئی ۸۶ء سے شروع ہو چکا ہے ایک سرسری جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض جماعتیں ایسی ہیں جن کی طرف سے گزشتہ مالی سال میں وصولی متوقع بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی ہے ان کی خدمت میں وصولی بقایا چندہ جات کے لئے لکھا جا رہا ہے اور بقایا رقوم کو جماعتوں کے موجودہ مالی سال میں شامل کر کے اطلاع بھجوائی جا رہی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے احباب اور جماعتیں جن کے ذمہ سال گزشتہ چندہ جات کی رقوم بقایا ہیں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی طرف فوری توجہ فرمائیں اس سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ایک ضروری ارشاد احباب جماعت کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے فرمایا:—

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے بھی ادا کریں وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے۔" حضور نے مزید فرمایا "یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا میں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے مانگتا ہوں اگر تم چندوں میں حصہ نہیں لوگے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کا سامان کر دے گا مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بن جاؤ۔"

اُمید ہے کہ جملہ ایسے احباب جن کے ذمہ چندہ کی رقم بقایا ہے ان ارشادات کی روشنی میں اپنے ذمہ بقایا چندہ کی جلد ادائیگی کا انتظام کر کے عند اللہ ماجور ہوں گے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سلسلہ کی ترقی کی خاطر معیار کے مطابق مالی قربانی کرنے کی توفیق عطا کرے آمین

ناظر بیت المال آمد قادیان

علاقہ ورنگل آندھرا پردیش میں متعدد مقامات پر کامیاب سالانہ جلسے

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی منظوری سے آندھرا پردیش کے علاقہ ورنگل کی مختلف جماعت ہائے احمدیہ میں سالانہ جلسوں کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ جس کی اطلاع مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج آندھرا پردیش نے قبل از وقت علاقہ میں متعینہ تمام مبلغین و معلمین کرام کو دے دی تھی چنانچہ اس کے مطابق تیاری کی گئی۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر تبلیغی کمیٹی صوبہ تبلیغ میٹنگ آندھرا پردیش اور مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج اور بعض خدام پر مشتمل وفد حیدر آباد سے پہنچا۔ بفضلہ تعالیٰ سات مقامات پر سالانہ جلسے منعقد کئے گئے جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

پالاکرتی ورنگل

پروگرام کے مطابق مورخہ ٢٦ مئی ٨٦ بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر صوبائی کی زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد ضیاء الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ نظم مکرم شریف احمد صاحب نے پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج مبلغ آندھرا پردیش کی ہوئی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی ملی خدمات کو احسن رنگ میں پیش کیا۔ دوسری تقریر مکرم عبد الرؤف صاحب عاجز کی اور تیسری تقریر مکرم محمد یوسف صاحب جگتیال کی زبان تلگو ہوئی۔ مقرر موصوف نے عمدہ پیرایہ میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور اصول پر روشنی ڈالی۔ چوتھی تقریر خاکسار سید قیام الدین برق خادم سلسلہ کی بعنوان "قبولیت دعا" ہوئی۔ آخر میں صدر جلسہ نے علاقہ ورنگل میں جماعت احمدیہ کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کے معقول انتظام ہونے کی وجہ سے آواز دور دور تک پہنچتی رہی۔ صدر جماعت پالاکرتی کے فرزند مکرم غلام ہاشمی صاحب خاص طور پر قابل ذکر ہیں موصوف اپنی موثر مساعی سے غیر احمدی معززین کو جلسہ گاہ میں لاتے رہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ پالاکرتی میں بفضل اللہ تعالیٰ خانہ خدا زیر تعمیر ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد از جلد تکمیل کے سامان مہیا فرمائے۔ آمین

منچی آئیل ورنگل

تعارف:۔ منچی آئیل ورنگل وہ مقام ہے جہاں کے پیش امام صاحب مع ٩٧ افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے ہیں۔ یہاں پر عالمگیر زمانہ کی ایک عمدہ مسجد بھی ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ یہ ایک فعال جماعت ہے پروگرام کے مطابق وفد منچی آئیل مورخہ ٢٧ مئی ٨٦ دن کے نو بجے پہنچا۔ اور دن کے دس بجے احمدیہ مسجد منچی آئیل میں جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل مکرم منظور احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم بشارت احمد صاحب کی نظم خوانی سے ہوا۔

اس اجلاس میں مقامی احمدی ڈاکٹر مکرم محبوب علی صاحب مکرم محمد یعقوب صاحب معلم وقف جدید اور مکرم محمد یوسف صاحب جگتیال کی تقاریر ہوئیں آخر میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے تقریر کرتے ہوئے غیر احمدی علماء کے بے بنیاد الزامات کی تردید کی۔ نیز احباب جماعت کی تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلائی آخر میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور یہ جلسہ کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

کاٹرا پلی

پروگرام کے مطابق مورخہ ٢٧ مئی ٨٦ شام چھ بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مکرم سیٹھ ضیاء الدین صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر خاکسار سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ کی بعنوان "برکات احمدیت" ہوئی بعد ازاں مکرم محمد پاشاہ صاحب سابق صدر جماعت کاٹرا پلی۔ مکرم محمد یوسف صاحب جگتیال۔ مکرم محمد رحمت اللہ صاحب۔ مکرم مدار صاحب صدر جماعت کاٹرا پلی اور مکرم مولوی ابراہیم صاحب نے تلگو زبان میں "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" اور "جماعت احمدیہ نے حل کیا دیا" وغیرہ عنوانات پر موثر تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کا عشق آنحضرت صلعم کے ساتھ کے موضوع پر روشنی ڈالی موصوف کی ولولہ انگیز تقریر کا تلگو زبان میں ترجمہ مکرم محمد یوسف صاحب جگتیال نے ساتھ ساتھ کیا۔ آخر میں صدر اجلاس محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مسلمان بھائیوں کو امام الزمان کی شناخت کرنے کی دعوت دی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔ لاؤڈ سپیکر کے معقول انتظام سے آواز دور دور تک پہنچتی رہی تھی جلسہ میں معززین کے لئے کرسیوں کا معقول انتظام تھا دوران اجلاس تین احمدی بچیوں نے ایک ترانہ احمدیت پیش کیا جو بہت پسند کیا گیا۔

تمر پاتی

تمرپاتی وہ مقام ہے جہاں پر اللہ کے فضل سے ہماری مسجد ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ایک بار ٢٥ افراد پر مشتمل مخالف علماء کی قیادت میں یہ عزم کرکے آئے تھے کہ نو احمدیوں کو ورغلا کر منحرف کر دیا جائے گا اور مبلغ جماعت کو رسوا کرکے نکال دیں گے۔ مگر نتیجہ بالکل برعکس نکلا وہاں کے نو احمدیوں نے مثالی استقامت کا نمونہ دکھایا اور اعلان کر دیا کہ ہم احمدیت کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔ اور اُن علماء کو ناکام و نامراد اُلٹے پاؤں واپس کر دیا۔ اس طرح ایک بار پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کو بڑی شان کے ساتھ پورا ہوتے دیکھا جس میں خدا نے فرمایا ہے۔

"اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ"

واضح رہے کہ اس واقعہ کا ذکر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے خطبہ میں کیا ہے۔ پروگرام کے مطابق ٢٨ مئی ٨٦ بارہ بجے دوپہر جامع مسجد تمرپاتی میں شایان شان طریق پر جلسہ سالانہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی سے ہوا۔ پہلی تقریر خاکسار کی بعنوان "نور احمدیت" ہوئی اس کے بعد نو مبائعین مکرم خطیب غریب صاحب اور مکرم محمد تقی صاحب نے تقاریر کیں۔ چوتھی تقریر ... مکرم محمد یوسف صاحب جگتیال کی ہوئی موصوف نے وضاحت کے ساتھ بتایا کہ جماعت احمدیہ نے قیام امن کے اغراض و مقاصد کیا ہیں۔ دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

نارائن گری

جماعت احمدیہ نارائن گری ایک خوبصورت علاقہ پر واقع ہے۔ ١٩٨٠ء نومبر میں جب محترم مولوی ... صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب صوبائی امیر آندھرا پردیش، و محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل و خاکسار دورہ پر آئے تھے تب یہ جماعت پوری کی پوری حلقہ بگوش احمدیت ہوئی تھی اس جماعت میں ہم کو ایک بنی بنائی مسجد بھی ملی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ پروگرام کے مطابق مورخہ ٢٨ مئی ٨٦ بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ کی کارروائی کا آغاز احمدیہ مسجد نارائن گری میں زیر صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب خاکسار کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی اسمٰعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ کی تلگو زبان میں ہوئی۔ عنوان تھا "جماعت احمدیہ کا نصب العین"۔ اس کے بعد مکرم قاسم صاحب مکرم راج محمد صاحب نو مبائعین نے تقاریر کیں اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد مکرم رفیق احمد صاحب صدر ... نے تقریر کی۔ ... مکرم محمد یوسف صاحب جگتیال نے تلگو میں تقریر کی۔ اس جلسہ کی آخری تقریر مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس کی ہوئی۔ ... مولویوں کی ... اور جماعت احمدیہ کے ... پر روشنی ڈالی۔ مکرم محمد یوسف صاحب ساتھ ساتھ مولوی صاحب کی تقریر کا ترجمہ بزبان تلگو پیش کرتے رہے۔ آخر میں محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے دعا فرما کر اجلاس کی برخواستگی کا اعلان کیا۔

تمرا پیڈیا

نارائن گری سے روانہ ہو کر وفد تمرا پیڈیا پہنچا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں پر غیر احمدی مولویوں نے ہمارے خلاف بہت ساری غلط باتیں ... رکھی ہیں اور کتابیں تقسیم کی ہیں۔ پروگرام کے مطابق مورخہ ٢٩ مئی ٨٦ دن کے ٹھیک نو بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب عمل میں آیا۔ مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس کی تلاوت قرآن مجید۔ بعد ...

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ ... پر)

مسجد احمدیہ دہلی کی تعمیر کے لئے ایک تجربہ کار اوورسیر یا انجینئر کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے دہلی میں تغلق آباد کے INSTITIONAL ایریا میں محکمہ ڈی۔ڈی۔اے سے چار کنال کا قطعہ مسجد احمدیہ اور مشن ہاؤس کی تعمیر کے لئے خریدا ہے۔ اور اب اس کی تعمیر کے مرحلہ پر شدت سے یہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ کوئی اپنا احمدی انجینئر یا تجربہ کار اوورسیر مہیا ہو سکے۔ جو اس تاریخی کام کو اپنی نگرانی میں کروائے جو کہ بہت بڑے ثواب کا موجب ہے۔

لہٰذا درخواست کی جاتی ہے کہ تعمیرات کے کام کا تجربہ رکھنے والا کوئی احمدی انجینئر یا اوورسیر جو اپنی خدمات کم از کم ایک سال کے لئے پیش کر سکتے ہوں وہ اپنے کوائف اور مطلوبہ مشاہرہ سے اطلاع دیں۔

واضح رہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک ہے کہ دہلی میں ایک عمدہ اور خوبصورت مسجد کی تعمیر جماعتی نگرانی میں بہتر رنگ میں سر انجام پائے۔ اس کا ڈیزائن حضور لندن سے تیار کر کے بھجوا رہے ہیں۔

یہ ایک اہم جماعتی خدمت کا کام ہے جس کے لئے صدر انجمن احمدیہ معقول ماہوار تنخواہ دینے کو تیار ہے۔

امید ہے کہ اس خدمت کے لائق افراد کی طرف سے اس تحریک کا جلد مثبت رنگ میں جواب ملے گا۔

ناظر اعلیٰ قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ برائے تامل ناڈو۔ کیرلہ۔ کرناٹک۔ آندھرا

مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ درج ذیل پروگرام کے مطابق مجالس انصار اللہ صوبہ تامل ناڈو۔ کیرلہ۔ کرناٹک اور آندھرا کے دورے پر روانہ ہو رہے ہیں۔ موصوف اس دورہ میں جہاں مجالس کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے وہاں تشخیص بجٹ اور وصولی چندہ جات اور حسابات کی پڑتال کا کام بھی کریں گے۔ جملہ ناظمین اعلیٰ و زعماء کرام و دیگر عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مولوی صاحب موصوف سے ہر طرح تعاون کر کے ممنون فرمائیں۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	یکم ۷/۸۶
مدراس	۸ ۷/۸۶	۳	۱۲
سیلاپالیم	۱۲	۲	۱۴
کوٹار	۱۴	۱	۱۵
کرونا گاپلی برائے ٹرویندرم (تامل ناڈو)	۱۵	۲	۱۷
آلیپی	۱۸	۱	۱۹
ارناکلم یکاکی ناڈ	۱۹	۲	۲۱
چیلاکرا	۲۱	۱	۲۲
کالیکٹ	۲۲	۱	۲۳
کرولائی	۲۳	۱	۲۴
کالکولم	۲۴	۱	۲۵
وانمبالم	۲۵ ۷/۸۶	۱	۲۶ ۷/۸۶
پتھ پیریم	۲۶	۱	۲۷
الانلور	۲۷	۱	۲۸
زدیاگنی	۲۸	۱	۲۹
منارگھاٹ	۲۹	۱	۳۰
پالگھاٹ	۳۰	۱	۳۱
کالیکٹ	۱ ۸/۸۶	۲	۴ ۸/۸۶
کیمیٹانور	۴	۲	۶
کوڈالی	۶	۱	۷
بیٹگاڈی	۷	۳	۱۰
موگرال۔منجیشور	۱۰	۲	۱۲
مرکرہ	۱۲	۲	۱۴ ۸/۸۶

قادیان میں اعتکاف کی سعادت حاصل کرنیوالے احباب و خواتین

سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل خوش نصیب احباب و مستورات کو مرکزی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب و خواتین کی عبادات اور دعاؤں کو اپنے فضل سے شرف قبولیت بخشے اور اپنے افضال و انوار کا وارث بنائے۔ آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

فہرست معتکفین مسجد مبارک

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب درویش قادیان امیر معتکفین
" حاجی عبد القیوم صاحب لکھنؤ نائب " "

مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش قادیان۔ مکرم سید صباح الدین صاحب نائب امیر (ثانی) معتکفین۔ مکرم محمد عبد الحق صاحب قادیان۔ مکرم عبد الکریم صاحب ناصر آبادی درویش قادیان۔ مکرم مظاہر حسین صاحب قادیان۔ مکرم احمد بنو صاحب قادیان۔ مکرم محمد زاہد صاحب قریشی شاہجہانپور۔ مکرم محمد انس صاحب قریشی شاہجہانپور۔ مکرم محمد مصلح الدین صاحب سعدی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔ مکرم عبد القدوس صاحب۔ مکرم سی جی جمال الدین صاحب۔ مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی۔ مکرم کریم احمد صاحب صدیقی۔ مکرم ایم ظفر احمد صاحب۔ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ

فہرست معتکفین مسجد اقصیٰ

مکرم چوہدری سکندر خان صاحب درویش قادیان امیر معتکفین۔ مکرم محمد دین صاحب بلار درویش قادیان۔ مکرم ایس محمد سلیم صاحب کالیکٹ

مکرم زین الدین صاحب حافظ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نائب امیر معتکفین۔ مکرم عزیز احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش۔ مکرم عزیز احمد صاحب ابن مکرم ولی محمد صاحب درویش۔ مکرم محمد مبشر صاحب ساجد ابن مکرم چوہدری محمد شریف صاحب درویش مرحوم۔ مکرم احمد محمد صاحب ابن مکرم غلام قادر صاحب درویش۔ مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب فیاض کالمہ پورہ کشمیر۔ مکرم حمید احمد صاحب ابن مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب درویش۔

فہرست معتکفات مسجد اقصیٰ

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل درویش نگران و نائب امیر معتکفات۔

محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد احمد خان صاحب درویش نائب نگران۔ مکرمہ عصمت بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب درویش۔ مکرمہ نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش۔ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری محمد دین صاحب درویش۔ مکرمہ شاہدہ ملک صاحبہ بنت مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم۔ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم حوالدار چوہدری مختار احمد صاحب۔ مکرمہ طلعت بشریٰ صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب درویش۔ مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد السلام صاحب درویش۔ مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری دین محمد صاحب درویش۔ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد درویش۔ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ والدہ مکرم محبوب احمد صاحب دہلی۔ مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش۔ مکرمہ ثریا بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب درویش۔ مکرمہ بشیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم۔ مکرمہ نفیسہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب درویش مرحوم۔ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ مکرمہ زینت پروین صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ نصیر احمد صاحب قمر کشمیر۔

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
شیموگہ	۱۵ ۸/۸۶	۲	۱۷
ساگر۔سورب	۱۸	۱	۱۹
بنگلور	۲۰	۳	۲۳
یادگیر	۲۴	۲	۲۶
تیماپور	۲۶	۱	۲۷
گلبرگہ	۲۷	۱	۲۸
حیدرآباد	۲۸	۱	۲۹
جڑچرلہ محبوب نگر (آ)	۳۰ ۸/۸۶	۲	۱ ۹/۸۶
جنتہ کنٹہ ڈڈوان (آ)	۱ ۹/۸۶	۲	۳ ۹/۸۶
حیدرآباد سکندرآباد (آ)	۳	۵	۸
قادیان	۱۱ ۹/۸۶	-	-

دَورہ انسپکٹران وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی۔ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب اور مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹران وقفِ جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق جنوبی ہند اور اڑیسہ و بہار کی جماعتوں کا وصولی چندہ وقفِ جدید اور تشخیص بجٹ کے سلسلہ میں دورہ کر رہے ہیں جملہ عہدیداران اور مبلغین و معلمین کرام سے کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

پروگرام دورہ مکرم محمد اکرم صاحب گجراتی انسپکٹر وقفِ جدید

براۓ جماعت ہاۓ احمدیہ تامل ناڈو۔ کرناٹک۔ آندھرا۔ بمبئی

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۲۱-۶-۸۶	حیدرآباد	۲۲-۷-۸۶	۱	۲۳-۷-۸۶
مدراس	۲۳-۶-۸۶	۶	۲۹	اُدومان۔ چنتہ کنٹہ	۲۳	۳	۲۶
بنگلور	۲۹	۴	۳-۷	محبوب نگر / جڑچیرلہ	۲۶	۲	۲۸
مرکرہ	۳-۷	۳	۶	شادنگر	۲۸	۱	۲۹
شموگہ	۶	۲	۸	حیدرآباد	۲۹	۱	۳۰
سوراب	۸	۱	۹	عادل آباد	۳۰	۱	۳۱
ساگر	۹	۱	۱۰	چندہ پور / کاماریڈی	۳۱	۱	۱-۸
ہبلی	۱۰	۱	۱۱	سکندرآباد	۱-۸	۲	۳
لونڈا بیلگام	۱۱	۱	۱۲	حیدرآباد	۳	۷	۱۰
سادنت واڑی	۱۲	۱	۱۳	پونہ	۱۱	۱	۱۲
تیماپور	۱۳	۱	۱۴	بمبئی	۱۲	۳	۱۵
دیودرگ	۱۴	۱	۱۵	قادیان	۱۷-۸-۸۶	-	-
یادگیر	۱۵	۵	۲۰				
گلبرگہ۔ شاہ آباد	۲۰	۲	۲۲				

پروگرام دورہ مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم بطور انسپکٹر وقفِ جدید

براۓ جماعت ہاۓ احمدیہ صوبہ اُڑیسہ و بہار

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
سورو	۱۵-۶-۸۶	۲	۱۷-۶-۸۶	بھوبنیشور	۱۰-۷-۸۶	۳	۱۳-۷-۸۶
تاراکوٹ	۱۷	۱	۱۸	نیاگڑھ	۱۳	۱	۱۴
بھدرک	۱۸	۲	۲۰	مانیکاگوڑہ	۱۴	۱	۱۵
ہلدی پڈا	۲۰	۱	۲۱	ترنگاؤں	۱۵	۱	۱۶
کٹک	۲۱	۳	۲۴	کیرنگ	۱۶	۵	۲۱
سرونیاگاؤں	۲۴	۱	۲۵	خوردہ	۲۱	۱	۲۲
پارادیپ	۲۵	۱	۲۶	کٹک	۲۲	۱	۲۳
کیندراپاڑہ	۲۶	۱	۲۷	موسبنی مائنز / مہومنڈار	۲۳	۵	۲۸
سونگھڑہ	۲۷	۲	۲۹	ٹاٹانگر	۲۸	۱	۲۹
چودوار	۲۹	۱	۳۰	راوڑکیلہ	۲۹	۱	۳۰
کرڈاپلی	۳۰	۳	۳-۷	رانچی	۳۰	۱	۳۱
پینکال	۳-۷	۲	۵	[illegible]	۳۱	۱	۱-۸
کوٹ پلہ	۵	۱	۶	کرڈاپلی	۲-۸-۸۶	-	-
ارکہ پٹنہ	۶	۱	۷	-	-	-	-
تالبرکوٹ	۷	۱	۸	-	-	-	-
ڈھینکانال بوئینچہ پاڑہ	۸	۲	۱۰	-	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم محمد عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید

براۓ جماعت ہاۓ احمدیہ صوبہ کیرلہ

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۵-۶-۸۶	منار گھاٹ	۱۷-۷-۸۶	۲	۱۹-۷-۸۶
موگرال منجیشور	۱۹-۶-۸۶	۲	۲۱	پالگھاٹ	۱۹	۱	۲۰
منگلور	۲۱	۱	۲۲	مریاکنی	۲۰	۱	۲۱
مرکرہ	۲۲	۳	۲۵	الانکور	۲۱	۱	۲۲
کوئے ناڑ / وانگور	۲۵	۲	۲۷	منار گھاٹ	۲۲	۱	۲۳
کوڈالی مٹانور	۲۷	۲	۲۹	پلی پرم	۲۳	۱	۲۴
کینانور	۲۹	۱	۳۰	کاداغتری	۲۴	۱	۲۵
پینگاڈی	۳۰	۴	۵-۷	چیلاکرہ	۲۵	۱	۲۶
کنڈلالی	۵-۷	۱	۶	جواکاڑ	۲۶	۱	۲۷
کینانور	۶	۱	۷	ارناکلم	۲۷	۱	۲۸
کالیکٹ	۷	۳	۱۰	اترا پورم	۲۸	۱	۳۰
کوڈیاتھور	۱۰	۲	۱۲	سوات پوچہ	۳۰	۱	۳۱
کالیکٹ	۱۲	۱	۱۳	آلیپی	۳۱	۱	۱-۸
پتہ پیریم	۱۳	۱	۱۴	کرونا گاپلی / آدی ناڈ / کولون	۱-۸	۳	۴-۸
کرولائی	۱۴	۱	۱۵	ارناکلم	۴	۱	۵-۸
کالنگلم	۱۵	۱	۱۶	قادیان	-	-	-
وانیمبلم	۱۶	۱	۱۷				

علاقہ ورنگل میں کامیاب سالانہ جلسے بقیہ صفحہ (۱۲)

مکرم محمد یوسف صاحب جگنا بیٹا نے تلگو زبان میں مفصل اور مدلل تقریر کی۔ بعد کو غیر احمدیوں کے سوالات کا مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل نے جواب دیا جس کا ترجمہ ساتھ ساتھ یوسف صاحب کرتے رہے۔

میٹرا پلی

مورخہ ۲۹؍۴ کو ٹھیک تین بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل خاکسار کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس اجلاس میں ایک تقریر مکرم یوسف صاحب جگنا بیٹا کی ہوئی۔ اس کے بعد سوال و جواب کی محفل قائم ہوئی۔ سوالات کے جواب مبلغین کرام نے دیئے۔ اس کے بعد لوسیائین کے ہمراہ وفد کی صورت میں اس قبیلہ کے ایک صاحب ثروت (جو نواب صاحب کے نام سے مشہور ہیں) کے مکان پر احباب جماعت گئے اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ مذکورہ دوست نے احمدی وفد کی خاطر تواضع کی۔

متفرق امور

۱۹۸۶ء کے اوائل میں غیر احمدی مولویوں نے ہمارے خلاف پوسٹرز شائع کروا کر اس کی خوب تشہیر کی تھی۔ بفضل اللہ تعالیٰ احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد نے فوری طور پر اس زہر آلود غلاظت سے پُر پوسٹر کا مدلل جواب ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا جس کو علاقہ ورنگل میں وسیع پیمانے پر تقسیم کیا گیا۔ غیر احمدیوں کے اہم مقامات پر محترم شیخ محمد معین الدین صاحب کی گاڑی کی مدد سے خاکسار و مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس فاضل نے سینکڑوں لوگوں تک یہ شائع شدہ جواب پہنچایا۔ خاص طور پر جہاں جہاں ہمارے جلسے ہوئے وہاں وہاں بھی وسیع پیمانے پر احمدیہ لٹریچر تقسیم کر کے بیاسی روحوں کو پیغام حق پہنچایا گیا۔

بفضل اللہ ورنگل آندھرا پردیش کا چار روزہ جلسوں کا پروگرام نہایت کامیاب رہا۔ خدا تعالیٰ اس کے خوشکن نتائج برآمد کرے۔ اور نو مبائعین میں خاص طور پر ایک انقلاب عظیم برپا ہو۔ آمین

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTTA - 700073.

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

باغ میں ملت کے ہے کوئی گل رعنا کھلا ۔ آئی ہے باد صبا گلزار سے مستانہ وار

بی۔ ایم۔ الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

● الیکٹریکل انجینئرس ● الیکٹریکل ورکنگ
● لائسنس کنٹریکٹس ● موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389
ٹیلیفون نمبرز
BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا"

(نتیجہ اسلام مع تعینت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹ [illegible] تپسیا روڈ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD. CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ

23 - 5222
25 - 1052
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۲ - میینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرس لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات

AUTO TRADERS

10 - MANGOE LANE. CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360
74350

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS

SHED NO. [illegible]-16

INDUSTRIAL ESTATE

MANGALORE - 571201

PHONE NO. OFFICE 806
RESI. 283

رنگین۔ نرم چمڑے جس اور ونیٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ ریف کیس۔ سکول بیگ۔ بینڈ بیگ۔ (زنانہ و مردانہ)، ہینڈ بیگ، ٹی پرس، پاسپورٹ کور۔ ریگزین کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ إِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (آڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر: 294

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

(پیشکش)

SABA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS
SHOE MARKET, NAYA POOL, HYDERABAD-500002.

PHONE NO. 522860.

الہام نبوی

لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّنَا!

نہیں ہے ہم میں سے جو ہم سے دھوکا کرے

(محتاج دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس	**گڈلک الیکٹرانکس**
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)	انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں، سلائی مشین کی سیل اور سروس

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے!

(کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001
H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)
PHONE NO. PAYANGADI. 12, CANNANORE - 4498.

حیدرآباد میں　　فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر:- ۴۲۹۱۶)

"ایمان بغیر اعمالِ صالحہ کے ادھورا ایمان ہے"

(الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر یا پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!!